بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
اَجْمَعِیْنَ امابعد راجی الی رحمۃ ربہ الرحمن ابوالطاہر محمد عثمان بن مولانا شاہ نظام الدین فتحگڈہی
عفی اللہ عنہما وغفر لہما جملہ برادران اہل اسلام کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ اس زمانہ قرب
قیامت مین کہ زمانۂ فساد ہست ہو ترویج محرمات اور بدعات مثل فرض و سنت کے ہو رہے ہے
اور فرض و سنت مانند محرمات اور بدعات کی منکرات مین ہو رہے ہے عاملین سنت نبوی
بدینون اور کافرون مین شمار ہوتے ہین اور فاعلین محرمات اور تارک الصلوۃ جسکو پیغمبر صلے
اللہ علیہ وسلم نے کافر اور روز حشر مین قارون اور فرعون اور ہامان اور اُبیّ بن خلف کا
ہمدوش فرمایا ہے مسلمان دیندار گنے جاتے ہین اسلیے بنظر خیر خواہی مومنین اور مومنات
اور ترغیب و ترہیب مسلمین و مسلمات کو سنہ ۱۲۹۹ بارہ سو ننانوین ہجری مین یہ رسالہ درباب
احکام تارک الصلوۃ کے مشتمل اوپر ایک مقدمہ اور دو باب اور خاتمہ کے لکھا گیا اور نام اسکا
حکم النبی بکفر من لا یصلی رکہا گیا والسلام علی من اتبع الہدی

مقدمہ

اقسام کفر کے بیان مین جس سے یہ معلوم ہوجاوے کہ تارک الصلوۃ کے حق مین جو لفظ
کفر کا حدیث مین وارد ہے کس قسم کا کفر ہے اور ایمان سے خارج کرتا ہے یا نہین - واضح ہو

کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ کفر دو قسم ہے ایک کفر عباد اور یہ کفر باتفاق علماء ایمان
سے خارج نہیں کرتا دلیل اسکی حدیث ابن عباس ہے رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اریت النار فاذا اکثر اهلها النساء یکفرن قیل ایکفرن باللہ
قال یکفرن العشیر ویکفرن الاحسان لو احسنت الی احدٰهن الدهر ثم رأت منک
شیئا قالت ما رأیت منک خیرا قط۔ رواه البخاری و مسلم ترجمہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ مجھے دوزخ دکھائی گئی پس ناگاہ اکثر اہل دوزخ عورتیں ہیں جو کفر کرتی ہیں کہا گیا
کیا کفر کرتی ہیں ساتھ اللہ کے فرمایا کفر کرتی خاوند کا اور کفر کرتی ہیں احسان کا اگر احسان
کرے تو طرف ایک کی ان میں سے مدت تک پھر دیکھے تجھ سے کوئی چیز برخلاف مرضی اپنی
کے تو کہتی ہے کہ میں نے تجھ سے کبھی نیکی نہیں دیکھی۔ فائدہ پس یہ کفر کفران نعمت
اور احسان کا ہے یعنے ناشکری اسکی اور حدیث عقبہ بن عامر کی قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من ترک الرمی بعد ما علمه فقد کفر الذی علمه۔ رواه الدارمی وابو
داؤد واللفظ للدارمی ترجمہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے چھوڑ دی تیر اندازی
پیچھے اسکے سیکھنے کے پس تحقیق کفران کیا اس شخص کا جسنے سکھایا اسکو یعنے ناشکری کی استاد
کی اور اسی قبیل سے ہے حدیث جریر کی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما عبد
ابق من موالیه فقد کفر حتی یرجع الیهم۔ رواه مسلم ترجمہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو غلام بھاگا اپنے مالکوں سے پس تحقیق کافر ہوا یہانتک کہ پھر کر آوے انکی طرف اور اسی قبیل
سے ہے حدیث ابو ہریرہ کی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رغب عن
ابیه فقد کفر۔ رواه مسلم ترجمہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے
روگردانی کی اپنے باپ کی پس تحقیق وہ کافر ہوا۔ اور ایسا ہی حدیث ابن مسعود کی قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المؤمن فسوق وقتاله کفر۔ رواه البخاری ومسلم والترمذی
والنسائی وابن ماجه ورواه الطبرانی فی الکبیر عن عبد اللہ بن مغفل والدارقطنی فی الافراد عن جابر

ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دشنام دینا مسلمان کو گناہ ہے اور قتال اسکا کفر ہے قال اللہ تعالے وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما ترجمہ فرمایا اللہ تعالے نے اگر دو گروہ مسلمانون سے مقاتلہ کرین پس صلح کرادو ان دونون مین امام بخاری نے اپنی صحیح مین کہا ہے کہ اللہ تعالے نے ان دونو گروہ کا نام مومنین کہا انتہے پس معلوم ہوا کہ یہ کفر ایمان سے خارج نہین کرتا اور اسی قبیل سے ہے جو حدیث ابی ہریرہ مین ہے کہ طعنہ کرنا نسب مین کفر ہے رواہ احمد ومسلم۔ اور ایسا ہی جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوذر کو کہا اعیرتہ بامہ انک امرء فیک جاھلیۃ۔ رواہ البخاری و ومسلم وابوداؤد والترمذی ترجمہ کیا تو عار دے اسکو اسکی مان کے ساتھہ تحقیق تو شخص ہے کہ بیچ تیرے کفر ہے۔ اور دوسرا کفر باللہ اور یہ دو قسم ہے ایک کفر جحود وعناد جیسا کہ اللہ تعالے اور رسول اور ماجاء بہ الرسول کو نہ ماننا اگرچہ ایک ہی حکم کا انکار ہو تو یہ کفر باتفاق علماء مسلمان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے اسلیے کہ یہ کفر ضد ایمان ہے پس دونو کا جمع ہونا محال ہے۔

اور دوسرا عملی ہے قولی ہو جیسا سب خدا اور رسول اور حکم بغیر ما انزل اللہ اور تصدیق کاہن وغیرہ یا فعلی ہو جیسا بت وغیرہ کو سجدہ کرنا اور اہانت قرآن مجید کی اور اس کفر عملی کی کئی شاخین ہین۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمان بضع و سبعون شعبۃ فافضلھا قول لا الہ الا اللہ وادناھا اماطۃ الاذی عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان رواہ مسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان کی کتنی اور ستر شاخین ہین پہر افضل انمین سو ہے کہنا لا الہ الا اللہ کا اور کمتر انمین سے ہے دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے اور حیا ایک شاخ ہے ایمان سے پس جو چیز کہ ایمان کی شاخون کی ضد ہے وہ سب کفر کی شاخین ہین قال الشیخ ابن القیم فی کتاب الصلوۃ فالکفر والایمان متقابلان اذا زال احدھما خلفہ الاخر ولما کان

الایمان اصلا له شعب متعددة وکل شعبة منها تسمی ایمانا فالصلوة من
الایمان وکذلك الزکوة والحج والصیام والاعمال الباطنة کالحیاء والتوکل
والخشیة من الله والانابة الیه حتی تنتهی هذه الشعب الی اماطة الاذی عن
الطریق فانه شعبة من شعب الایمان وهذه الشعب منها ما یزول الایمان بزوالها
کشعبة الشهادة ومنها ما لا یزول بزوالها کترك اماطة الاذی عن الطریق
وبینهما شعب متفاوتة تفاوتاً عظیماً منها ما یلحق بشعبة الشهادة ویکون الیها
اقرب ومنها ما یلحق بشعبة اماطة الاذی ویکون الیها اقرب وکذلك
الکفر ذو اصل وشعب فکما ان شعب الایمان ایمان فشعب الکفر کفر و
الحیاء شعبة من الایمان وقلة الحیاء شعبة من شعب الکفر والصدق شعبة
من شعب الایمان والکذب شعبة من شعب الکفر والصلوة والحج والزکوة
والصیام من شعب الایمان وترکها من شعب الکفر والحکم بما انزل الله من شعب الایمان
والحکم بغیر ما انزل الله من شعب الکفر والمعاصی کلها من شعب الکفر کما ان
الطاعات کلها من شعب الایمان وشعب الایمان قسمان قولیة وفعلیة
وکذلك شعب الکفر نوعان قولیة وفعلیة ومن شعب الایمان القولیة
شعبة یوجب زوالها زوال الایمان فکذلك من شعبة الفعلیة ما یوجب زوالها
زوال الایمان وکذلك شعب الکفر القولیة والفعلیة فکما یکفر بالاتیان
بکلمة الکفر اختیارا وهی شعبة من شعب الکفر فکذلك یکفر بفعل شعبة من
شعبه کالسجود للصنم والاستهانة بالمصحف ترجمہ شیخ ابن قیم نے کتاب الصلوۃ
میں کہا ہے کہ کفر اور ایمان ایک دوسرے کے مقابل ہیں جب ایک چلا جاوے تو اسکے پیچھے وہاں
دوسرا آجاتا ہے اور جب ہوا ایمان اصل کہ اس کی شاخیں متعدد ہیں اور ہر شاخ اس کی بنام
ایمان موسوم ہے پس نماز بھی ایمان میں ہے اور ایسا ہی زکوۃ اور حج اور صیام اور

اعمال باطنی جیسے حیا اور توکل اور اللہ کا خوف اور رجوع طرف اوس کے یہانتک کہ
پہنچ جاتی ہین یہ شاخین اماطۃ الاذیٰ تک جو دور کرنا ایذا کی چیز کا ہے راہ سے پس تحقیق وہ
ایک شاخ ہے ایمان کی شاخون سے اور بعض شاخین اُنہین سے ایسی ہین کہ اُنکے دور ہونے سے
ایمان دور ہو جاتا ہے جیسا کلمۂ شہادت اور بعض ایسی ہین کہ اون کے دور ہونے سے
ایمان دور نہین ہوتا جیسا نہ دور کرنا ایذا کی چیز کا راستے سے اور درمیان ان دونو شاخون
کے اور شاخین ہین کہ اونکا آپس مین بڑا فرق ہے بعض اون مین سے وہ ہین کہ کلمہ شہادت کے
ساتھ لاحق ہین اور اُس کی طرف قریب اور بعض اُن مین سے وہ ہین جو شعبہ اماطۃ الاذیٰ کے
ساتھ لاحق ہین اور اسکے قریب اور ایسا ہی کفر کا اصل اور شاخین ہین پھر جیسا کہ ایمان کی
شاخین ایمان ہین ویسا ہی کفر کی شاخین کفر ہین اور حیا ایک شاخ ہے ایمان کی اور بیحیائی ایک
شاخ ہے کفر کی شاخون مین سے اور راست گوئی ایک شاخ ہے ایمان کی شاخون سے اور جھوٹھ
ایک شاخ ہے کفر کی شاخون سے اور نماز اور زکوۃ اور حج اور صیام ایمان کی شاخون سے ہین اور
ترک اونکی کفر کی شاخون سے ہے اور حکم بما انزل اللہ ایمان کی شاخون سے ہے اور حکم بغیر ما انزل
اللہ کفر کی شاخون سے ہے اور تمام گناہ کفر کی شاخین ہین جیسا کہ کل عبادتین ایمان کی
شاخین ہین اور ایمان کی شاخین دو قسم ہین قولی اور فعلی اور ایسا ہی کفر کی شاخین دو قسمین
ہین قولی اور فعلی اور بعض قولی شاخین ایمان کی ایسی ہین کہ اُن کے دور ہونے سے ایمان
دور ہو جاتا ہے پس ایسا ہی ایمان کی فعلی شاخون مین سے بعض ایسی ہین کہ اون کے دور ہونے
سے ایمان دور ہو جاتا ہے اور ایسا ہی کفر کی شاخین قولی اور فعلی ہین پس جیسا کہ باختیار
کلمہ کفر کا بولنے سے جو ایک شاخ ہے کفر کی شاخون سے کافر ہو جاتا ہے پس ایسا ہی کافر
ہو جاتا ہے ساتھ کرنے بعض فعلی شاخین کفر کے جیسا بت کو سجدہ کرنا اور قرآن
کی اہانت کرنا۔

پس کفر عملی کی شاخین دو قسم ہین ایک وہ جنکے کرنے سے ایمان دور ہو جاتا ہے کیونکہ منافی ایمان

ہیں جیسے کہ ترک کرنا کلمہ شہادت کا اور بت کو سجدہ کرنا اور اہانت قرآن مجید کی اور قتل
اور سب (دشنام) پیغمبر کی اور دوسری وہ شاخیں جنکے کرنے سے ایمان زائل نہیں ہوتا اور یہ ایمان
کے ساتھ جمع ہو سکتی ہیں جیسا کہ حکم بغیر ما انزل اللہ اور زنا کرنا اور شراب پینا اور حلف
بغیر اللہ اور نوحہ اور فخر بالحساب اور استسقاء بالنجوم وغیرہ اگرچہ ان اعمال پر حدیث
شریف میں لفظ کفر کا وارد ہے لیکن اور احادیث اور اقوال صحابہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کفر
دون کفر ہے یعنے کم درجہ کا کفر جو ایمان کے جمع ہو سکتا ہے عن ابن عباس فی قوله تعالی
ومن لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم الکفرون قال انه لیس بالکفر الذی یذهبون
الیه انه لیس کفر ینقل عن الملة دون کفر۔ رواه البیهقی فی سننه والحاکم و
صححه وابن ابی حاتم وابن المنذر وسعید بن منصور ترجمہ فرمایا اللہ تعالے نے جو کوئی
حکم نہ کرے اللہ کے اتارے پر سو وہی لوگ کافر ہیں اور کہا ابن عباس نے اسکی تفسیر میں کہ یہ کفر وہ
نہیں جسکی طرف لوگ جاتے ہیں تحقیق یہ کفر دین سے نہیں نکالتا یہ کفر کم درجہ کا کفر ہے
عن طاؤس سئل ابن عباس عن قوله تعالی ومن لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم
الکفرون قال هو به کفر ولیس کمن کفر بالله وملائکته وکتبه ورسله
رواه عبد الرزاق ترجمہ سوال کیے گئے ابن عباس تفسیر آیت ومن لم یحکم بما انزل الله فاولئك
هم الکفرون سے فرمایا کہ یہ اسمیں کفر ہے اور نہیں یہ مثل اس شخص کے جو کافر ہوا ساتھ اللہ کے
اور اسکے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اسکے رسولوں کے۔
عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یزنی الزانی حین یزنی
وهو مؤمن ولا یسرق السارق حین یسرق وهو مؤمن ولا یشرب الخمر حین یشرب
وهو مؤمن الحدیث رواه البخاری ومسلم ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کہ نہیں
زنا کرتا زنا کرنیوالا جسوقت زنا کرتا ہے اور وہ مومن اور نہیں چوری کرتا چوری کرنے والا
جسوقت چوری کرتا ہے اور وہ مومن اور نہیں پیتا شراب جسوقت پیتا ہے اور وہ مومن

فائدہ اور حدیث ابی ہریرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زانی کا ایمان زائل نہیں ہوتا بلکہ اوسکے ساتھ رہتا ہے اُسکے سر پر۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا زنی العبد خرج منہ الایمان فکان فوق راسہ کالظلۃ فاذا خرج عن ذلک العمل رجع الیہ الایمان رواہ ابوداؤد والترمذی والحاکم فی المستدرک وھو صحیح ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت زنا کرتا ہے بندہ نکلجاتا ہے اس سے ایمان پھر ہوتا ہے اُسکے سر پر مثل سائبان کے پھر جب نکل آتا ہے اس کام سے پھر آتا ہے ایمان اُسکی طرف۔

قال الطیبی قال التوربشتی فیہ اشارۃ الی انہ وان خالف حکم الایمان فانہ تحت ظلہ لا یزول عنہ حکمہ ولا یرتفع عنہ اسمہ ترجمہ کہا طیبی نے کہ کہا توربشتی نے اس حدیث مین اشارہ ہے اس بات کیطرف کہ اگرچہ زانی نے حکم ایمان کے مخالفت کی پھر بھی وہ اُسکے سایہ کے نیچے ہے حکم ایمان کا اُس سے دور نہین ہوتا اور نہین اوٹھ جاتا اُس سے نام ایمان کا اسیواسطے بخاری نے اپنے صحیح مین کہا ہے لا یکون ھذا مومنا تاما ولا یکون لہ نور الایمان ترجمہ نہین ہوتا یہ شخص مومن پورا اور نہین ہوتا اُسکے لیے نور ایمان کا اور حدیث ابی ذر کی جو بخاری اور مسلم مین ہے بہت بڑی دلیل ہے اسپر کہ زنا اور سرقہ مومن کو ایمان سے خارج نہین کرتا کہا ابو ذر نے کہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہا لا الہ الا اللہ پھر اوسپر فوت ہوگیا داخل ہوگا بہشت مین قلت ان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق کہا مینے اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے فرمایا حضرت نے اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے یہ تکرار تین مرتبہ ہوا۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شرب خمرا اخرج نور الایمان من جوفہ رواہ الطبرانی فی الاوسط ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے پیا شراب نکلجاتا ہے اُسکے باطن سے نور ایمان کا **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا

اور شراب خور مومن کامل نہیں ہوتا وقال الترمذی لا نعلم احدا کفر احدا بالزنا والسرقة وشرب الخمر کہا ترمذی نے اپنے جامع میں کہ نہیں جانتے ہم کسیکو جو کافر کہا ہو اُس نے کسیکو بسبب زنا اور چوری اور شراب خوری کے

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حلف بغیر الله فقد کفر او اشرک رواه احمد والترمذی وقال حسن والحاکم فی المستدرک وقال صحیح ترجمہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے قسم کہائی غیر اللہ کی پس تحقیق واسطے کفر کیا یا فرمایا کہ شرک کیا اور یہ کفر اور شرک کمتر درجہ کا ہے کہا ترمذی نے کہ حجت اسپر حدیث ابن عمر ہے کہ

سمع النبی صلی الله علیه وسلم عمر وهو یقول وابی وابی فقال الا ان الله ینهاکم ان تحلفوا بآبائکم رواه الترمذی ترجمہ سنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر کو کہ وہ کہتے تھے میرے باپ کی قسم میرے باپ کی قسم پس فرمایا حضرت نے خبردار اللہ تعالے منع کرتا ہے تمکو یہ کہ تم اپنے آبا کی قسم کہاؤ **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قسم بغیر اللہ ایمان سے خارج نہیں کرتی مگر عادت کے طور پر بغیر ارادہ تعظیم غیر اللہ کے ہو تو درجہ اباحت میں ہے جیسا کہ حدیث اعرابی میں ہے جو نماز سے سوال کرتا تہا فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے افلح وابیه ان صدق رواه مسلم وابوداؤد عن طلحة بن عبید الله یعنے خلاص ہوا قسم اسکے باپ کی اگر اُس نے سچ کہا

عن ابی مالک الاشعری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اربع فی امتی من امر الجاهلیة لا یترکونهن الفخر فی الاحساب والطعن فی الانساب والاستسقاء بالنجوم والنیاحة رواه مسلم ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ چار چیزیں میری امت میں کفر کے کاموں سے ہیں کہ نہیں چہوڑینگے اُنکو فخر کرنا احساب پر اور طعن کرنا انساب میں اور طلب بارش کی ساتہہ چال ستاروں کے اور نوحہ کرنا

عن عبادة قال قال رسول صلی الله علیه وسلم ثلاث من فعل الجاهلیة لا یدعهن

اهل الاسلام استسقاء بالکواکب وطعن فی النسب والنیاحة رواه الطبرانی فی الکبیر ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزین ہین کام کفر سے نہین چھوڑینگے انکو اہل اسلام طلب بارش کی ساتھہ چال ستارون کے اور طعن کرنا نسب مین اور نوحہ کرنا فائدہ

لفظ ادیم فی امتی اور لا یدعھن اہل الاسلام سے ظاہر ہے کہ یہ کفر کم درجہ کا ہے جو ایمان کے ساتھہ جمع ہوسکتا ہے اور ایسا ہی اور اعمال جنپر حدیث مین لفظ کفر کا وارد ہے اس لیے کہ کل اصحاب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کسی عمل کو سوا ترک صلوة کے کفر نہین جانتے تھے اب کلام ترک صلوة مین باقی رہی جو مقصود اصلی ہے یعنی ترک صلوة کفر کے ان شعب مین سے ہے جو مضاد ایمان ہین یا ان شعب مین سے جو مضاد ایمان نہین ۔ پس اکثر علماء کے نزدیک ترک صلوة کفر کے ان شعب مین سے ہی جو مضاد ایمان ہین دلیل اول اسپر یہ ہے کہ صلوة احادیث صحیحہ مین مقرون بشہادتین واقع ہے اور جیساکہ درست اور فاسد ہونا عملون کا کلمہ شہادت پر موقوف ہے ایسا ہی صلوة پر موقوف ہو کما سیجیٔ ۔ پس جیسا کہ ترک کلمہ شہادت مضاد ایمان ہے ایسا ہی ترک صلوة مضاد ایمان ہوگی اور دلیل دوسری یہ ہے کہ کل اصحاب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے اتفاق رکہتے ہین اسپر کہ تارک الصلوة کافر ہے ۔ اور دلیل تیسری یہ ہے کہ جیسا بت اور سورج وغیرہ کو سجدہ کرنا قرینہ ہے

عدم تصدیق پر کما ذکرہ صاحب المقاصد وصاحب المواقف من صدق بما جاء به النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومع ذلک سجد للشمس ینبغی ان یکون مؤمنا والاجماع علی خلافه قلنا ھو دلیل عدم التصدیق ترجمہ صاحب مقاصد اور صاحب مواقف نے ذکر کیا ہے کہ جو شخص تصدیق کرتا ہے اور مانتا ہے ان احکام کو جو لائے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور باوجود اسکے سورج کو سجدہ کرتا ہے چاہیے کہ وہ مؤمن ہو ہم کہتے ہین کہ یہ دلیل عدم تصدیق یعنے نا ماننے کی ہے اور قتل اور سب پیغمبر اور پہینکنا قرآن کا قاذورات مین بہی دلیل ہے عدم تصدیق پر کما ذکرہ صاحب شرح العقائد ایسا ہی ترک صلوة کہ قرین الشہادتین اور عمود الاسلام

اور اس الذین سے قرینہ صریح ہے عدم تصدیق پر خصوصًا صاحب اصرار ہو قال الشیخ ابن القیم

فی کتاب الصلوٰۃ لا یصر علی ترک الصلوٰۃ اصرارًا مستمرًا من یصدق بان اللہ امر بہا

اصلا فانہ یستحیل فی العادۃ والطبیعۃ ان یکون الرجل مصدقا تصدیقا

جازما ان اللہ تعالی فرض علیہ کل یوم خمس صلوات فانہ یعاقبہ علی

ترکہا اشد العقاب وہو مع ذلک مصر علی ترکہا ہذا من المستحیل قطعا فلا یحافظ علی

ترکہا مصدق بفرضہا ابدًا ترجمہ شیخ ابن قیم نے کتاب الصلوٰۃ میں کہا ہے کہ

نہیں اصرار کرتا ترک صلوٰۃ پر اصرار کرنا ہمیشہ کبھی وہ شخص تصدیق کرے اس بات کی کہ اللہ

تعالے نے نماز کا حکم کیا ہے کیونکہ یہ بات عادت اور طبیعت سے محال ہو کہ جو شخص یقین

کامل اس بات کی تصدیق کرے کہ اللہ تعالے نے اسپر ہر دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور انکے

ترک پر سخت عذاب کریگا اور وہ باوجود اسکے اصرار کرنیوالا ہے ترک صلوٰۃ پر۔ یہ قطعی محال ہے

پس تصدیق کرنیوالا انکی فرضیت کا ترک صلوٰۃ پر ہمیشہ کبھی محافظت نہیں کرتا۔

وقال فیہ ایضًا ومن العجب ان یقع الشک فی کفر من اصر علی ترکہا ودعی الی فعلہا

علی رؤس الملأ الخ ترجمہ اور کہا شیخ ابن قیم نے کتاب الصلوٰۃ میں عجب ہے یہ کہ شک

واقع ہو کفر اس شخص میں جو اصرار کرتا ہے ترک صلوٰۃ پر اور بلایا جاتا ہے اسکی طرف ظاہر

اور تارک الصلوٰۃ کے کفر میں علماء کا اختلاف ہے ایک طائفہ تو تارک الصلوٰۃ کو کافر

جانتے ہیں ان میں سے ہیں امام احمد بن حنبل اور اسحٰق بن راہویہ اور عبد اللہ بن مبارک اور

ابراہیم نخعی اور حکم بن عیینہ اور ایوب سختیانی اور ابو داؤد طیالسی اور ابوبکر بن ابی شیبہ

اور ابو خیثمہ زہیر بن حرب اور سوائے صحابہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مثل عمر بن خطاب اور

معاذ بن جبل اور عبد الرحمن بن عوف اور ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس

اور جابر بن عبد اللہ اور ابو الدرداء اور سعد اور انس وغیرہم

اور دوسرا طائفہ تارک الصلوٰۃ کو کافر نہیں کہتے انہیں سے ہیں محمد بن شہاب زہری

اور سعید بن مسیب اور عمر بن عبد العزیز اور ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی اور داؤد بن علی اور مزنی اور انکے ساتھہ صحابیون سے کوئی نہین۔

اور مذہب طائفہ اولی جو احادیث صریحہ اور اتفاق صحابہ سے ثابت ہی راجح اور قوی ہے اور مذہب طائفہ ثانیہ مرجوح ہے اسلیے کہ دلائل اسکے سوا مفہوم احادیث کوئی حدیث صریح نہین اب ہم دلائل مذہبین کے بیان کرتے ہین تا حقیقت حال واضح ہو

باب اول در بیان دلائل مذہب طائفہ اولے

فصل اول

در ذکر آن آیات کہ بر کفر تارک الصلوة دلالت میکنند قال اللہ تعالی یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود فلا یستطیعون خاشعة ابصارهم ترهقهم ذلة وقد کانوا یدعون الی السجود وهم سالمون ترجمہ جسدن کھولی جاویگی پنڈلی اور بلائے جاوینگے طرف سجدہ کے پس نکرسکین گے نیچی ہونگی انکی آنکھین چڑہی آتی ہوگی انپر ذلت اور پہلے تہی بلائے جاتے طرف سجدہ کے اور سالم تہے فائدہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص حاضر نہو پانچ وقتون کی نماز مین جب بلایا جاوے طرف اسکے تو روز قیامت کے دن مانند کافرون اور منافقون کے سجدہ نہ کرسکیگا پیٹھہ اسکی ایک تختہ ہوجاویگی

وقال کعب نزلت الایة فی الصلوة الخمسة حیث ینادی بهن رواہ ابن ابی حاتم ترجمہ کہا کعب نے کہ یہ آیت نازل ہوئی پانچون نماز مین جب انکی اذان پکاری جاتی ہے قال اللہ تعالی واقیموا الصلوة ولا تکونوا من المشرکین ترجمہ اور قائم کرو نماز کو اور مت ہوجاؤ مشرکون سے فائدہ یعنے ساتھہ ترک کرنے نماز کے کذا فی تفسیر الحسینی پس جسنے نماز چھوڑدی وہ مشرکون مین داخل ہوا اور یہی ہے مفاد کلام شاہ عبد العزیز دہلوی کا نیچے آیت وما کان اللہ لیضیع ایمانکم کے اور حدیث مین ہے کہ فرق درمیان بندہ کے اور درمیان کفر اور ایمان کے نماز ہے پس جس قوم نے

چھوڑا نماز پس تحقیق اسنے شرک کیا رواہ ہبۃ اللہ الطبری وقال اسنادہ علی شرط مسلم
اور تفسیر حسینی میں تیسیر سے منقول ہے کہ شیخ محمد بن اسلم طوسی نے کہا ہے کہ میں نے چاہا
کہ حدیث من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر کی موافقت ساتھ کسی آیت کے قرآن
سے پیدا کروں پس میں نے تیس سال فکر کیا اور یہ آیت پائی۔

قال اللہ تعالیٰ فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوٰۃ واتبعوا الشھوات
فسوف یلقون غیا الا من تاب وامن وعمل صالحا ترجمہ پھر انکی جگہہ آئے ناخلف
ضائع کیا انہوں نے نماز کو اور پیروی کی خواہشوں کی سو آگے ملیگی غی کو مگر جسنے توبہ کی
اور ایمان لایا اور عمل کیا اچھا فائدہ غی ایک کنواں ہے نیچے دوزخ کے گرتی ہے اسمیں
پیپ اہل دوزخ کی رواہ محمد بن نصر والطبرانی والبیہقی وابن جریر عن ابی امامۃ مرفوعاً اور اس
آیت سے معلوم ہوا کہ تارک الصلوٰۃ کا فرون کے ساتھ ہوگا اگر فاسقون اہل کبائر کے ساتھ
ہوتا تو دوزخ کے طبقہ علیا میں ہوتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر تارک الصلوٰۃ ایمان سے
خارج نہ ہوتا تو اسکی توبہ میں از سر نو ایمان لانیکی حاجت نہ ہوتی یہ ہے حاصل کلام شیخ
ابن قیم کا کتاب الصلوٰۃ میں۔

قال اللہ تعالیٰ فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ فاخوانکم فی الدین
ترجمہ پس اگر توبہ کریں اور قائم کریں نماز اور دیویں زکوٰۃ پس بھائی تمہارے دین میں ہیں
فائدہ سبحانہ تعالیٰ نے انما المؤمنون اخوۃ فرمایا ہے سوا اسکے نہیں کہ مسلمان
بھائی ہیں اور یہاں اخوت دینی کو نماز قائم کرنے پر معلق کیا تو تارک الصلوٰۃ اس اخوت
میں داخل نہ ہوا۔

قال اللہ تعالیٰ فویل للمصلین الذین ھم عن صلوتھم ساھون ترجمہ
پس خرابی ہے ان نماز پڑھنے والوں کے لیے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں فائدہ ویل ایک
وادی ہے دوزخ میں رواہ احمد والترمذی وابن حبان والحاکم فی المستدرک عن ابی سعید مرفوعاً

باسناد صحیح وعن سعد بن ابی وقاص انہ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الذین ھم عن صلوتھم ساھون قال ھم الذین یؤخرون الصلوۃ عن وقتھا رواہ محمد بن نصر ترجمہ روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ اُنسے سوال کیا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو اُن لوگون سے جو اپنی نماز سے بے خبر ہین فرمایا کہ وہ وہی لوگ ہین جو تاخیر کرتے ہین نماز کو اسکے وقت سے جب بیوقت نماز پڑہنے والے کے لیے ویل ہے تو تارک الصلوۃ کا کیا ٹھکانا وقال صح عن سعد بن ابی وقاص فی ھذہ الآیۃ انہ قال لو ترکوھا لکانوا کفارا ولکن ضیعوا وقتھا ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے اس آیت کی تفسیر مین صحیح ہوا ہے کہ اگر وہ ترک کرتے نماز کو تو کافر ہو جاتے ولیکن ضائع کیا انہون نے وقت اسکا۔

فصل دوم در ذکر آن احادیث کہ بہ کفر تارک الصلوۃ بصراحت یا بدلالت حجت اند

حدیث اول عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الرجل وبین الشرک والکفر ترک الصلوۃ رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی وصححہ ابن ماجۃ ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ملاپ درمیان بندہ کے اور درمیان شرک اور کفر کے ترک نماز ہے فائدہ امام نووی نے نیچے اس حدیث کی کہا ای الذی یمنع من کفرہ کونہ لم یترک الصلوۃ فان ترکھا لم یبق بینہ وبین الکفر حائل یعنے جو چیز اسکو کفر سے روکتی ہے وہ یہ ہے کہ اُسنے نماز کو ترک نہین کیا تہا پس جب اس نے نماز کو ترک کیا تو وہ روک جو درمیان اُسکے اور درمیان کفر کے تہی اٹھہ گئی بلکہ وہ شخص کفر مین داخل ہوا۔

حدیث دوم عن بریدۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول العھد الذی بیننا وبینھم الصلوۃ فمن ترکھا فقد کفر رواہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ وابن حبان والحاکم فی المستدرک باسانید صحیحۃ ترجمہ کہا بریدہ نے کہ سنا مین نے

پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمایا وہ علامہ کہ جو درمیان ہمارے اور درمیان منافقون کے ہے نماز ہے پہر جسنے ترک کیا اوسکو پس تحقیق وہ کافر ہوا فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تارک الصلوۃ کافرون مین داخل ہے

حدیث سیوم عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر جہاراً رواہ الطبرانی فی الاوسط باسناد حسن و رواہ البزار عن ابی الدرداء موقوفا بغیر قولہ جہاراً ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے ترک کیا نماز کو جانکر پس تحقیق وہ کافر ہوا۔

حدیث چہارم عن ثوبان قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول بین العبد و بین الکفر و الایمان الصلوۃ فاذا ترکہا فقد اشرک رواہ ھبۃ اللہ الطبری وقال اسنادہ علے شرط مسلم ترجمہ ثوبان نے کہا کہ سنا مینے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے درمیان بندہ کے اور درمیان کفر اور ایمان کے نماز ہے پہر جب اس نے ترک کیا اسکو پس تحقیق اوسنے شرک کیا۔

حدیث پنجم عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس بین العبد و الشرک الا ترک الصلوۃ فاذا ترکہا فقد اشرک رواہ ابن ماجۃ باسناد صحیح ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ملاپ درمیان بندہ کے اور شرک کے مگر ترک کرنا نماز کا پہر جب اسنے ترک کیا نماز کو پس تحقیق وہ مشرک ہوا۔

حدیث ششم عن بریدۃ بن الحصیب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بکروا بالصلوۃ فی یوم الغیم فانہ من ترک الصلوۃ فقد کفر رواہ ابن حبان فی صحیحہ ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اول وقت پڑہو نماز ابر کے دن مین اسلیے کہ تحقیق جسنے ترک کیا نماز کو پس تحقیق وہ کافر ہوا۔

حدیث ہفتم عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ذکر

الصلوة یوما فقال من حافظ علیها کانت له نورا و برهانا و نجاة یوم القیمة

ومن لم یحافظ علیها لم یکن له نورا ولا برهانا ولا نجاة وکان یوم القیمة مع قارون

وفرعون وهامان وابی بن خلف رواه احمد فی سنده وفی الزواجر بسند جید والدارمی

والبیہقی فی الشعب وابو حاتم بن حبان فی صحیحه ومحمد بن نصر فی کتاب الصلوة و

الطبرانی فی الکبیر ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ نقل کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

سے یہ کہ انہوں نے ذکر کیا نماز کا ایک دن پھر فرمایا کہ جسنے محافظت کی نماز پر ہوگی وہ اسکے

لیے دن قیامت کے روشنی اور دلیل ایمان کی اور مخلصی آگ دوزخ سے اور جسنے

محافظت نہ کی اسپر نہ ہوگی وہ اسکے لیے روشنی اور نہ دلیل اور نہ نجات اور معذب ہوگا

دن قیامت کے ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے **فائدہ** اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ کفر تارک الصلوۃ کا اعلے درجہ کا کفر ہے جو مضاد ایمان ہے ورنہ قیامت

کے روز اعلے درجہ کے کافروں کے ساتھ نہوتا ملکت بر محیی شیخ ابن قیم نے کتاب الصلوۃ

مین لکھا ہے کہ اس حدیث میں ایک نکتہ عجیبہ ہے اور وہ یہ ہے کہ جسکو غافل کر دیا نماز سے

اسکے مال نے سو وہ ساتھہ قارون کے ہوگا اور جسکو غافل کیا نماز سے اسکے ملک اور

سلطنت نے سو وہ ساتھہ فرعون کے ہوگا اور جسکو غافل کیا نماز سے اسکی سرداری اور ریاست

نے تو وہ ساتھہ ہامان کے ہوگا اور جسکو غافل کیا نماز سے اسکی تجارت نے سو وہ ساتھہ ابی

بن خلف کے ہوگا۔

حدیث ششم عن عبادة بن الصامت قال وصانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال

لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تترکوا الصلوة عمدا فمن ترکها عمدا متعمدا فقد خرج عن

الملة رواه عبد الرحمن بن ابی حاتم فی سننه والطبرانی نحوه باسنادین لا باس بها ترجمہ

کہا عبادہ بن صامت نے کہ وصیت کی ہمکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت شریک کرو

ساتھہ اللہ کے کسی چیز کو اور مت چھوڑو نماز کو جانکر پس جسنے چھوڑا نماز کو جان بوجھ کر پس تحقیق وہ نکل گیا

دین سے حدیث نہم عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک صلوٰۃ مکتوبۃ متعمدا فقد برئت منہ ذمۃ اللہ رواہ احمد وابوداؤد ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے ترک کیا نماز فرض کو جانکر پس تحقیق بری ہوا اس سے ذمہ اللہ کا۔

حدیث دہم عن ابی الدرداء قال اوصانی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم ان لا اترک الصلوٰۃ متعمداً فمن ترکہا متعمداً فقد برئت منہ الذمۃ رواہ عبدالرحمن ابن ابی حاتم فی سننہ ترجمہ کہا ابوالدرداء نے کہ مجھے وصیت کی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہ چھوڑیں نماز کو جانکر پس جسنے چھوڑا نماز کو جانکر پس تحقیق بری ہوا اس سے ذمہ اللہ کا۔

حدیث یازدہم عن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا صلوٰۃ لمن لا طہور لہ ولا دین لمن لا صلوٰۃ لہ وموضع الصلوٰۃ من الدین کموضع الراس من الجسد رواہ الطبرانی فی الاوسط ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ایمان اس شخص کا جسمیں امانت نہیں اور نہیں نماز اس شخص کی جسکا وضو نہیں اور نہیں دین اس شخص کا جسکی نماز نہیں اور مقام نماز کا دین سے بمنزلہ سر کے ہی جسم سے **فائدہ** جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کو دین کا سر ٹھیرایا تو معلوم ہوا کہ جیسا سر کاٹے جسم بے فائدہ ہوجاتا ہے ایسا ہی ترک صلوٰۃ سے دین کا فائدہ نہیں دیتا۔

حدیث دوازدہم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا سہم فی الاسلام لمن لا صلوٰۃ لہ ولا صلوٰۃ لمن لا وضوء لہ رواہ البزار ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں حصہ اسلام میں اس شخص کا جسکے لیے نماز نہیں اور نہیں نماز اسکی جسکا وضو نہیں۔

حدیث سیزدہم عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راس الامر الاسلام وعمودہ الصلوٰۃ الحدیث رواہ احمد والترمذی وقال حسن صحیح وابن ماجۃ والطبرانی

فی الکبیر ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سر دین کا اسلام ہے اور ستون اسکا نماز ہے فائدہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے دین کو ایک قبہ قرار دیا اور نماز کو ایک ستون ٹھیرایا پس جسطرح قبہ ستون کے گرنے سے گر پڑتا ہے ایسا ہی نماز کے ترک کرنیسے دین گر پڑیگا شیخ ابن قیم نے کتاب الصلوٰۃ میں لکھا ہی کہ امام احمد بن حنبل نے تارک الصلوٰۃ کے کفر پر خاص اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے قال احمد وقد جاء فی الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الصلوٰۃ عمود الدین الست تعلم ان الفسطاط اذا سقط عمودہ سقط الفسطاط ولم ینتفع بالطنب ولا الاوتاد واذا قام عمود الفسطاط انتفعت بالطنب والاوتاد وکذلک الصلوٰۃ من الاسلام ترجمہ کہا امام احمد بن حنبل نے تحقیق آیا ہے حدیث میں کہ فرمایا ہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز ستون ہے دین کا کیا نہیں جانتا ہے تو کہ جب گر پڑے ستون خیمہ کا تو خیمہ گر پڑتا ہے اور طناب اور میخون سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا اور جب خیمہ کا ستون کھڑا ہو تو طناب اور میخون سے بھی فائدہ ہوتا ہے اور ایسا ہی نماز ہے اسلام سے۔

حدیث چہاردہم عن عمر قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ ای شیء احب عند اللہ فی الاسلام قال الصلوٰۃ لوقتہا ومن ترکہا فلا دین لہ والصلوٰۃ عماد الدین رواہ البیہقی فی شعب الایمان ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا پس کہا اوسنے یا رسول اللہ کونسی چیز بہت پیاری ہے اللہ کے نزدیک اسلام میں فرمایا نماز اپنے وقت پر اور جس نے ترک کیا نماز کو پس نہیں ہے دین اسکا اور نماز ستون ہے دین کا۔

حدیث پانزدہم عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مفتاح الجنۃ الصلوٰۃ ومفتاح الصلوٰۃ الطہور رواہ احمد والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کنجی بہشت کی نماز ہے اور کنجی نماز کی وضو فائدہ شیخ ابن قیم

نے کتاب الصلوۃ میں لکھا ہے کہ اس حدیث میں اور حدیث معاذ میں کہ مفتاح الجنۃ
شہادۃ ان لا الہ الا اللہ رواہ احمد ہے تناقض نہیں اسلیے کہ اصل مفتاح بہشت کی کلمہ
شہادت ہے اور باقی رکن مثل نماز وغیرہ کے اسکے دندانے ہیں کہ سوا انکے کنجی بیکار ہے اسلیے
کہ دخول جنت موقوف ہے کنجی اور اسکے دندانوں پر جیساکہ صحیح بخاری میں ہے۔ قیل لوہب
بن منبہ الیس مفتاح الجنۃ لا الہ الا اللہ قال بلی ولکن لیس مفتاح الا
ولہ اسنان فان جئت بمفتاح لہ اسنان فتح لک والا لم یفتح لک ترجمہ
سوال کیا گیا وہب بن منبہ کیا نہیں ہے کنجی بہشت کی لا الہ الا اللہ وہب نے کہا کیوں نہیں
ولیکن نہیں ہوتی کنجی مگر اسکے دندانے ہوتے ہیں پس اگر لایا تو کنجی کہ اوسکے دندانے ہیں تو تیرے
لیے بہشت کہولا جاویگا ورنہ نہیں کہولا جاویگا

حدیث شمار ۳ عن ابن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام
علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ
وحج البیت وصوم رمضان رواہ احمد والبخاری ومسلم والترمذی ترجمہ فرمایا پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم کہ بنایا گیا اسلام پانچ چیز و نپر گواہی دینا یہ کہ کوئی بندگی کے لائق نہیں سوا
اسکے اور یہ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم رسول ہے اسکا اور قائم کرنا نماز کا اور دینا زکوۃ کا
اور حج بیت اللہ کا اور روزے رمضان کے **فائدہ** پہلی حدیث سے معلوم ہو چکا
ہے کہ ستون اس بنا کا نماز ہے پس ترک نماز سے بنا اسلام گر پڑے گی۔

حدیث شمار ۴ عن محجن بن الادرع الاسلمی انہ کان فی مجلس مع النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فاذن بالصلوۃ فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم رجع ومحجن فی
مجلسہ فقال لہ ما منعک ان تصلی مع الناس الست برجل مسلم قال بلی ولکنی
صلیت فی اہلی فقال لہ اذا جئت المسجد فصل مع الناس وان کنت قد صلیت
رواہ مالک واحمد والنسائی والبخاری فی الادب المفرد وابن خزیمۃ والحاکم ترجمہ روایت ہے

محجن سے کہ تحقیق وہ تہا ایک مجلس مین ساتہہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے پہر اذان دی گئی
نماز کی پس کہڑے ہوی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پہر واپس آئے اور محجن اپنی جگہہ بیٹھا ہوا
تہا پس فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو کس چیز نے منع کیا تجہکو نماز پڑہنے سے ساتہہ لوگون
کے کیا نہین تو مرد مسلمان کہا محجن نے کیون نہین ولیکن مین اپنے گہر مین نماز پڑہ چکا ہون
پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو فرمایا کہ جو وقت آوے تو مسجد مین پس نماز پڑہ ساتہہ لوگون کے
اگرچہ تو پہلے نماز پڑہ چکا ہو **فائدہ** پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کو درمیان مسلمان اور
کافر کے فارق ٹہیرایا اور اگر تارک الصلوۃ اسلام پر ثابت رہتا تو پیغمبر صلے اللہ محجن کو یہ
فرماتے کیا تو مرد مسلمان نہین ۔

حدیث ہشتم ۱۸ وسیم عن انس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اول ما یحاسب بہ العبد
یوم القیمہ الصلوۃ فان صلحت صلح لہ سائر عملہ وان فسدت فسد
سائر عملہ رواہ الطبرانی فی الاوسط والضیاء فی المختارۃ قال السیوطی صحیح
ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پہلی چیز جو حساب کیا جاویگا بندہ قیامت کے
دن نماز ہے پس اگر درست ہوئی نماز تو سب عمل اسکے درست ہونگے اور اگر خراب ہوئی نماز
تو سب عمل اسکے فاسد ہوئے ۔

حدیث نوزدہم ۱۹ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ ثلاثۃ اثلاث
الطہور ثلث والرکوع ثلث والسجود ثلث فمن اداہا بحقہا قبلت منہ وقبل منہ سائر
عملہ ومن ردت علیہ صلوتہ رد علیہ سائر عملہ رواہ البزار باسناد حسن ترجمہ فرمایا پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز تین حصہ ہے وضو ایک تہائی اور رکوع ایک تہائی اور سجدہ ایک
تہائی پس جسنے ادا کیا نماز کو جیسا چاہیے قبول کیجاویگی اُس سے اور قبول کیے جاوینگے
اس سے سب عمل اسکے اور جو شخص کہ رد کی گئی اُسپر نماز اسکی رد کیے جاوینگے اسپر تمام عمل اسکے
فائدہ یہ دونون حدیثین دلیل ہین اس بات پر کہ نماز شرط ہے واسطے قبول ہونے اور

عمران کے قال الشیخ ابن القیم فی کتاب الصلوٰۃ اما ترکہا بالکلیۃ فانہ لا یقبل معہ

عمل کما لا یقبل مع الشرک عمل فان الصلوٰۃ عمود الاسلام کما صح عن النبی

صلی اللہ علیہ وسلم وسائر الشرائع کالاطناب والاوتاد ونحوہا واذا لم یکن

الفسطاط عمود لم ینتفع بشیٔ من اجزائہ فقبول سائر الاعمال موقوف علی

قبول الصلوٰۃ فاذا ردت ردت علیہ سائر الاعمال ترجمہ ولیکن ترک کرنا نماز کا

بالکل پس تحقیق نہیں قبول کیا جاتا ساتہہ اسکے کوئی عمل جیسا کہ نہیں قبول کیا جاتا ساتہہ

شرک کے کوئی عمل اسلیے کہ نماز ستون ہے اسلام کا جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ہوا

ہے اور سب احکام مثل طناب اور میخون کے اور مانند اون کے ہین اور جب خیمہ کا ستون

نہو تو نفع نہیں دیتی خیمہ کے اجزا مین سے کوئی چیز پس قبول ہونا سب عملونکا موقوف

ہے نماز کے قبول ہونے پر پس جب رد کی گئی نماز تو رد کیے جاوینگے اوسپر سب عمل اوس کے

وقال الشیخ ابن القیم فلا یقبل اللہ من تارکہا صوما ولا حجا ولا صدقۃ ولا

جہادا ولا شیأ من الاعمال ترجمہ اور کہا شیخ ابن قیم نے پس اللہ تعالی قبول نہ کریگا تارک

الصلوٰۃ سے روزہ اور نہ حج اور نہ صدقہ اور نہ جہاد اور نہ کوئی چیز عملون سے۔

حدیث بست نہم عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوتنا

واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ

فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ رواہ البخاری ترجمہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ

جسنے نماز پڑہی نماز ہماری طریقہ پر اور متوجہ ہوا ہمارے قبلہ کیطرف اور کہایا ذبح کیا ہوا

ہمارا پس یہہ مسلمان ہے وہ کہ اسکے لیے ہو ذمہ اللہ کا اور اسکے رسول کا پس عہد نہ توڑو

اللہ سے اسکے ذمہ مین فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسمین یہہ تینون چیزین نہ پائی

جاوین وہ مسلمان نہین پس تارک الصلوٰۃ اور غیر قبلہ ہمارے سے سجدہ کرنے والا اور ہماری

ذبیحہ کہانے سے انکار کرنیوالا مسلمان نہین۔

حدیث بست و یکم عن ابن عمر فی حدیث احیاء الضب قال صلی اللہ علیہ وسلم اذا اسلم الاعرابی الحمد للہ الذی ھداک لھذا الدین الذی یعلوا ولا یعلی علیہ ولکن لا یقبلہ اللہ الا بصلوٰۃ الحدیث رواہ الدارقطنی والبیہقی والحاکم والطبرانی وسندہ ضعیف کما قال علی القاری فی المصنوع ترجمہ روایت ہے حضرت عمر سے حدیث معجزہ سوسمار کے زندہ کرنے میں کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جس وقت اسلام لایا اعرابی سب تعریف واسطے اللہ کے جسنے راہ دکھایا تجھے اس دین کیطرف جو بلند ہے تمام دینوں پر اور کوئی دین اسپر بلند نہیں ولیکن قبول نہیں کرتا اسکو اللہ تعالی مگر ساتھ نماز کے۔ وقال الشیخ ابن القیم فی کتاب الصلوٰۃ قال قتادۃ عن انس لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل من اجابہ الی الاسلام الا باقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ ترجمہ شیخ ابن قیم نے کتاب الصلوٰۃ میں کہا ہے کہ کہا قتادہ نے حضرت انس سے کہ نہیں قبول کرتے تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اسکو جسکو بلاتے تھے اسلام کیطرف مگر ساتھ قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوٰۃ کے اور مؤید اسکے ہے

حدیث ابن عمر کی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقبل ایمان بلا عمل ولا عمل بلا ایمان رواہ الطبرانی فی الکبیر باسناد حسن کما قال العزیزی ترجمہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قبول کیا جاتا ایمان بغیر عمل کے اور عمل بغیر ایمان کے۔

حدیث بست و دوم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک صلوٰۃ متعمدا احبط اللہ عملہ وبرئت منہ ذمۃ اللہ حتی یراجع للہ عزوجل توبۃ رواہ الاصبہانی ترجمہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے ترک کیا نماز کو جانکر باطل کر دیتا ہے اللہ تعالی عمل اسکے اور بری ہوا اس سے ذمہ اللہ کا یہانتک کہ مراجعت توبہ کرے واسطے اللہ کے جو عزت والا اور بزرگ ہے **فائدہ** شیخ ابن قیم نے کتاب الصلوٰۃ میں لکھا ہے کہ ترک صلوٰۃ دو قسم ہے ایک ترک کلی جو کبھی نماز نہیں ادا کی ہے تو تمام اعمال کو باطل کر دیتی ہے اور ایک ترک جزوی ایک وقت ہے اور یہ اسدن کے اعمال کو باطل کر دیتی ہے اور باطل

ہوا عملوں کا ارتداد کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اور عملوں سے بھی ہوتا ہے۔ قال اللہ تعالے

یایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجہروا لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون ترجمہ اے ایمان والو مت بلند کرو آواز اپنی اوپر آواز نبی کے اور مت آواز بلند کرو اوپر اسکے بیچ بولی کے جیسا بلند کرتے ہیں بعضے تمہارے واسطے بعض کے ایسا نہ ہو کہ کھو ئے جاویں عمل تمہارے اور تمکو خبر نہ ہو وقال اللہ تعالی یایہا الذین امنوا لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی ترجمہ اے ایمان والو مت باطل کرو خیرات اپنی ساتھ احسان اور ایذا کے۔

حدیث بست وسوم عن بریدۃ بن الحصیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک صلوۃ العصر فقد حبط عملہ رواہ احمد والبخاری والنسائی والبیہقی وابن حبان ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے ترک کیا نماز عصر کو پس تحقیق باطل ہوئے عمل اسکے۔

تاویل این احادیث از طرف طائفہ ثانیہ

طائفہ ثانیہ احادیث مذکورہ کی تاویل کرتے ہیں کہ مراد لفظ کفر سے یہ ہے کہ تارک الصلوۃ مستحق عقوبت کفر کا ہے یا یہ کہ ترک الصلوۃ مشابہ فعل کفر ہے یا یہ کہ تارک الصلوۃ کفر کے قریب ہوجاتا ہے یا یہ مراد ہے کہ جسنے نماز کو خفیف جانکر ترک کیا وہ کافر ہے یا یہ کہ جس نے نماز کو اسکی فرضیت کا منکر ہوکر ترک کیا وہ کافر ہے یا یہ سب احادیث زجر اور تشدید اور تغلیظ پر محمول ہیں اور باعث ان تاویلات کا مفہوم احادیث مجملہ کا ہے جو دلائل طائفہ ثانیہ میں مذکور ہیں لیکن اجماع اور اتفاق اصحابوں کا تارک الصلوۃ کے کفر پر ان تاویلات کو رد کرتا ہے۔

فصل سوم در ذکر اقوال صحابہ و اتفاق و اجماع اونکا اوپر کفر تارک الصلوٰۃ

عن علیؓ قال من لم یصل فھو کافر رواہ ابن ابی شیبۃ والبخاری فی تاریخہ ترجمہ فرمایا حضرت علی نے کہ جو شخص نماز نہ پڑھے پس وہ کافر ہے ۔

عن عمرؓ قال الصلوٰۃ عماد الدین فمن ترکھا فقد ھدم الدین رواہ البیہقی بسند ضعیف ترجمہ فرمایا حضرت عمر نے کہ نماز ستون ہے دین کا جسنے ترک کیا نماز کو پس تحقیق گرا دیا اسنے دین کو ۔

عن ابن عباس قال من ترک الصلوٰۃ فقد کفر رواہ محمد بن نصر و ابن عبد البر ترجمہ فرمایا ابن عباس نے کہ جسنے ترک کیا نماز کو پس تحقیق وہ کافر ہوا ۔

عن ابن مسعود قال من ترک الصلوٰۃ فلا دین لہ رواہ محمد بن نصر ترجمہ فرمایا عبد اللہ بن مسعود نے کہ جسنے ترک کی نماز پس نہین دین اسکا

عن جابر قال من لم یصل فھو کافر رواہ ابن عبد البر ترجمہ فرمایا حضرت جابر نے کہ جو شخص نماز نہ پڑھے پس وہ کافر ہے ۔

عن ابی الدرداء قال لا ایمان لمن لا صلوٰۃ لہ ولا صلوٰۃ لمن لا وضوء لہ رواہ ابن عبد البر ترجمہ فرمایا ابو الدرداء نے کہ نہین ایمان اسکے لیے جسکے لیے نماز نہین اور نہین نماز اوسکی جسکے واسطے وضو نہین ۔

عن نافع ان عمر کتب الی عمالہ ان اھم امرکم عندی الصلوٰۃ فمن حفظھا وحافظ علیھا حفظ دینہ ومن ضیعھا فھو لما سواھا اضیع رواہ مالک وھو منقطع لان نافعا لم یلق عمر ترجمہ روایت ہے نافع سے کہ تحقیق حضرت عمر نے لکھا اپنے عاملون کی طرف کہ تحقیق بڑا مقصود تمہارے کام کا میرے نزدیک نماز ہے پس جسنے محافظت کی اسکی یعنے اچھی طرح ادا کی اور محافظت کی اوسپر یعنے ہمیشہ پڑھی اور وقت پر ادا کی نگاہ رکھا اوسنے دین

اپنا اوسنے ضائع کیا نماز کو بس وہ بہت ضائع کرنیوالا ہے شئیر کو جو سوائے نماز کے ہے۔

عن عبداللہ بن شقیق العقیلی قال کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لایرون شیئا من الاعمال ترکہ کفر غیر الصلوۃ رواہ الترمذی والحاکم فی المستدرک
وصححہ علی شرطہما **ترجمہ** کہا عبداللہ بن شقیق نے کہ تھے اصحاب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے نہیں
دیکھتے تھے کسی چیز کو عملوں میں سے کہ ترک اسکا کفر ہو سوائے نماز کے **فائدہ** لفظ جمع مضاف
سے معلوم ہوا کہ تمام اصحاب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے تارک الصلوۃ کے کفر پر متفق
ہیں اور لفظ کفر کا جو اور اعمال میں وارد ہے اسکو کفر دون کفر یعنے کم درجہ کا کفر جانتے تھے
اور صحابیوں میں سے کسی نے تارک الصلوۃ کے کفر میں خلاف نہیں کیا قال الشیخ ابن القیم فی
کتاب الصلوۃ قال ابو محمد بن حزم وقد جاء عن عمر و عبدالرحمن بن عوف ومعاذ
بن جبل و ابی ہریرۃ وغیرہم من الصحابۃ رضی اللہ عنہم ان من ترک صلوۃ
فرض واحدۃ متعمدا حتی یخرج وقتہا فھو کافر مرتد قالوا ولا نعلم لھولاء
مخالف من الصحابۃ **ترجمہ** کہا شیخ ابن قیم نے کتاب الصلوۃ میں کہ کہا ابو محمد بن حزم نے
تحقیق روایت آئی ہے حضرت عمر اور عبدالرحمن بن عوف اور معاذ بن جبل اور ابوہریرہ اور سوا
انکے صحابیوں سے رضی ہو اللہ انسے یہ کہ تحقیق جسنے ترک کیا ایک نماز فرض کو جانکر یہانتک کہ
چلا گیا وقت اسکا پس وہ کافر مرتد ہے اور کہتے ہیں سب علماء کہ نہیں جانتے ہم کوئی مخالف
انکا صحابیوں میں سے

وقال الحافظ عبدالحق الاشبیلی رحمہ اللہ فی کتابہ فی الصلوۃ ذھب جملۃ من الصحابۃ
ومن بعدھم الی تکفیر تارک الصلوۃ متعمدا لترکہا حتی یخرج جمیع وقتہا منھم عمر
ابن الخطاب ومعاذ بن جبل وعبداللہ بن مسعود وابن عباس وجابر وابو الدرداء
وکذلک روی عن علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ ھولاء من الصحابۃ ومن غیرھم
احمد بن حنبل واسحاق بن راھویہ وعبداللہ بن المبارک وابراہیم النخعی والحکم بن عتیبۃ

وایوب السختیانی وابوداؤد الطیالسی وابوبکر بن ابی شیبة وابوخثیمة زهیر
بن حرب انتہی ترجمہ اور کہا حافظ عبدالحق اشبیلی نے اپنی کتاب الصلوٰۃ میں کہ تمام اصحاب و
من بعدہم گئے ہیں تکفیر تارک الصلوٰۃ کیطرف جو اسکو جانکر ترک کرنیوالا ہے یہاں تک کہ
نکلجاوے تمام وقت اسکا ان سے ہیں عمر بن الخطاب اور معاذ بن جبل اور عبداللہ بن مسعود
اور ابن عباس اور جابر اور ابو درداء اور ایسا ہی مروی ہے علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ سے
یہہ تو صحابہ ہیں اور غیر صحابیون میں سے ہیں احمد بن حنبل اور اسحق بن راہویہ اور عبداللہ
بن مبارک اور ابراہیم نخعی اور حکم بن عیینہ اور ایوب سختیانی اور ابوداؤد طیالسی اور ابوبکر بن
ابی شیبہ اور ابوخیثمہ زہیر بن حرب۔

واما اجماع الصحابة فقال ابن زنجویہ حدثنا عمر بن الربیع حدثنا یحیے بن ایوب عن یونس عن ابن
شہاب قال حدثنی عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبة ان عبداللہ بن عباس اخبرہ انہ
جاء عمر بن الخطاب حین طعن فی المسجد قال فاحتملتہ انا ورہط کانوا معی فی
المسجد حتی ادخلنا بیتہ قال فامر عبدالرحمن بن عوف ان یصلی بالناس قال
فلما دخلنا علی عمر بیتہ غشی علیہ من الموت فلم یزل فی غشیة حتی اسفر ثم
افاق فقال ہل صلی الناس قال فقلنا نعم فقال لا اسلام لمن ترک الصلوٰۃ وفی
سیاق اخر لاحظ فی الاسلام لمن ترک الصلوٰۃ ثم دعی بوضوء فتوضأ وصلی و
ذکر القصة فقال ہذا بمحضر من الصحابة ولم ینکروا علیہ ترجمہ ولیکن اجماع صحابیون
کا پس کہا ابن زنجویہ نے کہ حدیث کی ہمکو عمر بن ربیع نے اسنے کہا حدیث کی ہمکو یحیے بن ایوب
نے یونس سے اسنے ابن شہاب سے کہا حدیث کی مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہ تحقیق
عبداللہ بن عباس نے خبر دی اسکو کہ آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ تا کہ زخم لگائے گئے مسجد
میں کہا ابن عباس نے پس اٹھا لیا اسکو مین نے اور ایک جماعت نے جو ساتھ میرے تھی مسجد
میں تا کہ داخل کر دیا ہمنے اوسکو اونکے گھر میں کہا ابن عباس نے پس حکم کیا حضرت عمر نے

عبدالرحمن بن عوف کہ پیہ کہ نماز پڑہا دے لوگون کو کہا ابن عباس نے پس جب داخل ہوئے
ہم حضرت عمر پر اسکے گہر مین تو اسپر موت کی غشی ہوگئی پس غشی مین رہا یہانتک کہ سفیدی
صبح کی ظاہر ہوگئی پہر ہوش مین آیا پس فرمایا کیا نماز پڑہ لی ہے لوگون نے کہا ابن
عباس نے پس کہا ہمنے کہ ہان پس فرمایا نہین اسلام اُس کا جسنے ترک کیا نماز کو اور
دوسری عبارت مین ہے کہ نہین ہے حصہ اسلام مین اسکا جسنے ترک کی نماز پہر منگوایا
پانی وضو کا پس وضو کیا اور نماز پڑہی اور ذکر کیا ابن زنجویہ نے تمام قصہ پہر کہا کہ حضرت عمر
نے یہ صحابیون کے مجمع کے روبرو فرمایا ہے اور انہون نے اسپر انکار نہین کیا - انتہے ما فی
کتاب الصلوة لابن قیم رحمہ اللہ -

فصل چہارم در ذکر اقوال علما تابعین و من بعدہم و اجماع اوشان بر کفر تارک الصلوة و باطل بودن وجہ ترک الصلوة نزد بعض علما

قال الشیخ ابن القیم نے کتاب الصلوة قال محمد بن نصر حدثنا محمد بن یحیے حدثنا ابو النعمان حدثنا
حماد بن زید عن ایوب قال ترك الصلوة کفر لا یختلف فیہ ترجمہ کہا شیخ ابن قیم
نے کتاب الصلوة مین کہا محمد بن نصر نے حدیث کی ہمکو محمد بن یحیے نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو
ابو النعمان نے اس نے کہا حدیث کی ہمکو حماد بن زید نے ایوب سے کہ کہا ترک کرنا نماز کا
کفر ہے نہین اختلاف کیا گیا اُسمین **فائدہ** ایوب تابعی کے قول سے معلوم ہوا کہ صحابہ
اور اکابر تابعیون کا تارک الصلوة کے کفر مین اختلاف نہین بلکہ اتفاق اور اجماع ہے

وقال محمد بن نصر المروزی سمعت اسحاق یقول صح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان تارك الصلوة کافر و کذلك کان رای اهل العلم من لدن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم الی یومنا هذا ان تارك الصلوة عمدا من غیر عذر حتی یذهب
وقتها کافر ترجمہ کہا محمد بن نصر مروزی نے سنا مین نے اسحاق کو کہ کہتا تہا صحیح ہوا ہے

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق تارک الصلوۃ کافر ہے اور ایسا ہی ہے اہل علم کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے ہمارے زمانہ تک کہ تحقیق ترک کرنیوالا نماز کا جانکر سوا عذر کے تا کہ گذر جاوے وقت اسکا کافر ہے **فائدہ** شیخ ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ یہ حکایت ہے اجماع کی تارک الصلوۃ کے کفر پر۔

وحکی محمد عن ابن المبارک قال من اخر الصلوۃ حتی یفوت وقتہا متعمداً من غیر عذر فقد کفر ترجمہ حکایت کی محمد نے ابن مبارک سے کہ کہا جسنے تاخیر کیا نماز کو یہان تک کہ فوت ہو گیا وقت اسکا جانکر سوائے عذر کے پس تحقیق وہ کافر ہوا۔

وقال یحیی بن معین قیل لعبد اللہ بن المبارک ان ہؤلاء یقولون من لم یصم ولم یصل بعد ان یقر بہ فہو مومن مستکمل الایمان فقال عبد اللہ لا نقول نحن ما یقول ہؤلاء من ترک الصلوۃ متعمداً من غیر علۃ حتی ادخل وقتاً فی وقت فہو کافر ترجمہ کہا یحیی بن معین نے کہ کہا گیا عبد اللہ بن مبارک کو کہ تحقیق یہ لوگ کہتے ہین جو شخص روزے نرکہے اور نماز نہ پڑہے بعد اقرار کرنیکے ساتھہ فرضیت اسکے پس وہ مومن کامل ایمان ہے پس کہا عبد اللہ نے ہم نہین کہتے جو وہ کہتے ہین جسنے ترک کیا نماز کو جانکر سوا عذر کے یہانتک کہ داخل کر دیا ایک وقت کو دوسرے وقت مین پس وہ کافر ہے۔

وقال علی بن الحسن بن شقیق سمعت عبد اللہ بن المبارک یقول من قال انی لا اصلی المکتوبۃ الیوم فہو اکفر من حمار ترجمہ کہا علی بن حسن بن شقیق نے کہ سنا مین نے عبد اللہ بن مبارک کو کہتا تہا کہ جسنے کہا تحقیق مین نہین پڑہونگا آجکے دن نماز فرض کو پس وہ بڑا کافر ہے حمار سے **فائدہ** مجمع البحار مین نہایہ جزری سے نقل کیا ہے کہ حمار ایک شخص تہا پہلے زمانہ مین جو کافر ہو گیا تہا بعد ایمان لانیکے پس ہو گیا کہاوت۔

وقال ابن ابی شیبۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ترک الصلوۃ فقد کفر فیقال

له ازجر عن الكفر فان فعل الا قتل بعد ان يوجله الوالى ثلثة ايام ترجمه
کہا ابن ابی شیبہ نے کہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے ترک کیا نماز کو پس تحقیق
وہ کافر ہوا پس کہا جاوے اسکو رجوع کر کفر سے پس اگر رجوع کیا تو بہتر ہوا ورنہ قتل کیا جاوے
بعد اسکے کہ مہلت دیوے اسکو حاکم تین روز۔

وقال احمد بن یسار سمعت صدقة بن الفضل وسئل عن تارك الصلوة فقال كافر
فقال له السائل ابين منه امرأته فقال صدقة واين الكفر من الطلاق لو ان
رجلا كفر لم تطلق منه امرأته ترجمه کہا احمد بن یسار نے کہ سنا میں نے صدقہ بن فضل
کو اور وہ سوال کیا گیا تھا تارک الصلوۃ سے پس کہا صدقہ نے کافر ہے پس کہا سائل نے
کیا جدا ہوجاتی ہے بیوی اسکی اس سے پس کہا صدقہ نے اور کہاں ہے کفر طلاق سے
اگر تحقیق کوئی شخص کافر ہوگیا تو نہیں مطلقہ ہوتی اس سے بیوی اسکی فائدہ یعنے جب
تارک الصلوۃ کافر ہوگیا تو طلاق پڑگئی

وفی المرقات قال البغوی فی شرح السنة وقال حماد بن زید ومكحول والشافعی
تارك الصلوة يقتل كالمرتد وقال اصحاب الرای لا يقتل بل يحبس حتے
يصلی وبه قال الزهری ترجمه اور مرقات میں ہے کہا امام بغوی نے شرح سنہ میں
کہا حماد بن زید اور مکحول اور شافعی نے کہ تارک الصلوۃ قتل کیا جاوے مثل مرتد کے اور
اصحاب رائے نے کہا ہے کہ قتل نہ کیا جاوے بلکہ قید کیا جاوے یہانتک کہ نماز پڑھے اور
یہی کہا ہے زہری نے

وفی المیزان الشعرانی والمختار عند جمهور اصحاب احمد انه يقتل لكفره كالمرتد ويجری
عليه احكام المرتدين فلا يصلى عليه ولا يورث ويكون ماله فيئا ترجمه اور میزان
شعرانی میں ہے کہ مختار نزدیک جمہور اصحاب احمد کے یہ ہے کہ قتل کیا جاوے سبب نماز واسطے
اسکے کفر کے مثل مرتد کی پس نہ پڑھی جاوے نماز جنازہ اوسپر اور نہ ورثہ لیجاوے اسکے اور ہوتا ہے

مال اسکا لوٹ ۔

وقال الشیخ عبدالقادر فی غنیۃ الطالبین فتارك الصلوٰۃ یکفر عندامامنا احمد اذا ترکہا جاحدًا بوجوبہا وجب قتلہ لاخلاف فی مذھبہ واما ترکہا تہاونًا وکسلا مع اعتقاد وجوبہا ودعی الیہا لیفعلہا فان لم یفعلہا حتی یضایق الوقت التی تلیہا کفر وقتل بالسیف لکفرہ بعدان یستتاب ثلاثۃ ایام کالمرتد فی الحالتین ویکون مالہ فیئًا یوضع فی بیت مال المسلمین ولا یصلی علیہ ولا یدفن فی مقابر المسلمین وعنہ انہ لایجب قتلہ فی التہاون حتی یترك ثلث صلوات ویتضایق وقت الرابعۃ ویقتل حدا کالزانی المحصن وحکمہ حکم اموات المسلمین ویرث مالہ ورثتہ من المسلمین وقال الامام ابوحنیفۃ لایقتل ولکن یحبس حتی یصلی فیتوب ویموت فی الحبس وقال الامام الشافعی یقتل بالسیف حدا ولا یکفر ترجمہ کہا شیخ عبدالقادر نے غنیۃ الطالبین مین پس تارک الصلوٰۃ کافر ہوجاتا ہے نزدیک ہمارے امام احمد کے جب ترک کرے اسکو اسکے وجوب کا منکر ہوکر اور واجب ہوگیا قتل کرنا اسکا نہین خلاف امام احمد کے مذہب مین اور اگر ترک کیا اسکو تہاون جانکر اور سست ہوکر باوجود اعتقاد اسکی فرضیت کے اور بلایا گیا طرف اسکی تاکہ ادا کرے اسکو پس اگر نہین ادا کیا اسکو یہانتک کہ تنگ ہوگیا وہ وقت جو پیچھے اوسکے ہے کافر ہوگیا اور قتل کیا جاوے تلوار سے واسطے اوسکے کفر کے بعد اسکے کہ توبہ طلب کیا جاوے تین روز مثل مرتد کے دونو حالت مین اور ہوتا ہے مال اسکا لوٹ رکھا جاوے مسلمانون کے بیت المال مین اور نہ پڑہی جاوے نماز جنازہ اسپر اور نہ دفن کیا جاوے مسلمانون کے قبرستان مین اور یہ بھی روایت ہے امام احمد سے کہ نہین واجب قتل کرنا اسکا حالت سستی مین یہانتک کہ ترک کرے تین نمازین اور تنگ ہوجاوے وقت چوتھی کا اور قتل کیا جاوے از روے حد کے مثل زانی محصن کے اور حکم اسکا حکم مسلمانون

کی میتون کا ہے اور وارث ہوتے ہیں اسکے مال کے وارث اسکے مسلمانون سے اور کہا امام
ابو حنیفہ نے کہ قتل نہ کیا جاوے ولیکن قید کیا جاوے یہانتک کہ نماز پڑھے یا مر جاوے
قید میں اور کہا امام شافعی نے کہ قتل کیا جاوے تلوار سے از روے حد کے اور نہین کافر ہوتا

فصل پنجم در ترک نماز جنازہ و ترک سلام ابتداءً و ردًا بر تارک الصلوۃ برای زجر و تادیب

تارک الصلوۃ کا جنازہ تمام اصحابون اور بعض علماء کے نزدیک جو بے نماز کو کافر جانتے
ہین ہرگز نہ پڑہنا چاہیے جیسا کہ غنیۃ الطالبین مین ہے ولا یصلی علیہ ولا یدفن
فی مقابر المسلمین یعنے نہ پڑہی جاوے نماز جنازہ اوسپر اور نہ دفن کیا جاوے مسلمانون
کی قبرون مین۔ اور میزان شعرانی مین ہے دتجری علیہ احکام المرتدین
فلا یصلی علیہ یعنے جاری ہوتے ہین بے نماز پر احکام مرتدون کے پس نہ پڑہی جاوے
نماز جنازہ اوسپر اور بعض علماء کے نزدیک جو تارک الصلوۃ کو کافر نہین جانتے ترک کرنا
نماز جنازہ اوسپر واسطے زجر اور تادیب کے افضل ہوگا اسلیے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے
بعض فاسقون پر واسطے زجر اور تادیب کے نماز جنازہ نہین گذاری جیسا کہ اپنے نفس کے
قاتل پر رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ عن جابر اور مال غنیمت مین
خیانت کرنے والے پر رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ عن زید بن خالد اور
مدیون پر رواہ البخاری والترمذی والنسائی عن ابی ہریرۃ پس علماء صلحاء کو لازم ہے کہ
تارک الصلوۃ کا جنازہ واسطے زجر اور تادیب کے ترک کرین خاصکر مقتداؤن کو جنکے ترک
کرنے سے بے نمازون کو زجر اور تادیب کامل حاصل ہوتی ہو
افسوس کہ اس زمانہ فساد امت مین علماء نے طمع دنیا کے لیے دین مین فساد عظیم برپا کیا کیونکہ

جب انہون نے دولتمند بے نمازون کا جنازہ اور کفن و دفن مسکین نمازیون سے اچھی طرح کیا تو بے نمازون کو بڑی جرأت حاصل ہوئی بلکہ کہنے لگے کہ نماز مین کیا رکھا ہے گویا علمار نے اس شعار اسلام کو جسکا قائم کرنا اونکے ذمہ پر واجب تہا منہدم کر دیا اور بے نمازون کو ترک صلوۃ پر مصر اور مستقیم کیا انا للہ وانا الیہ راجعون اس زمانہ مین ترک کرنا نماز جنازہ کا بے نمازون پر بہت ضرور ہے تا انکو تنبیہ اور زجر اور تادیب حاصل ہو۔

اور وہ احادیث جنسے بے نماز کا جنازہ پڑہنے کے لیے دلیل پکڑتے ہین لائق حجت نہین کیونکہ بعض منقطع اور بعض ضعیف ہین اور بر تقدیر تسلیم نماز جنازہ فاسق کے لیے حجت ہوسکتے ہین نہ نماز جنازہ تارک الصلوۃ کے لیے جو تمام صحابہ اور اکثر علمار کے نزدیک کافر ہے۔

عن مكحول عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الجہاد واجب علیکم مع کل امیر برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر والصلوۃ واجبۃ علیکم خلف کل مسلم برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر والصلوۃ واجبۃ علیکم علی کل مسلم برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر رواہ ابوداود وابو یعلے وفی اسنادہ انقطاع لان مکحولا لم یسمع عن ابی ہریرۃ ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاد واجب ہے تمپر ساتہہ ہر امیر کے نیک ہو یا برا اگرچہ کرتا ہو گناہ کبیرہ اور نماز واجب ہے تمپر پیچھے ہر مسلمان کے نیک ہو یا برا اگرچہ کرتا ہو گناہ کبیرہ اور نماز واجب ہے تمپر ہر مسلمان پر نیک ہو یا برا اگرچہ کرتا ہو گناہ کبیرہ **فائدہ** یہ حدیث منقطع ہے اور حدیث منقطع لائق حجت نہین ہوتی۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا خلف کل بر وفاجر وصلوا علی کل بر وفاجر وجاہدوا مع کل امیر بر وفاجر رواہ البیہقی فی سننہ

والدارقطنی وفی سندہ انقطاع کما فی الحدیث الاول ترجمہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز پڑھو پیچھے ہر نیک اور برے کے اور نماز پڑھو اوپر ہر نیک اور برے کے اور جہاد کرو ساتھ ہر امیر کے نیک اور برے کے فائدہ اس حدیث کی سند میں بھی انقطاع ہے جیسا کہ حدیث اول میں ہے۔

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا علی من قال لا الہ الا اللہ وصلوا وراء من قال لا الہ الا اللہ رواہ الطبرانی فی الکبیر وابو نعیم فی الحلیۃ قال العزیزی فی شرح الجامع الصغیر ضعیف ترجمہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو اوپر جسنے کہا لا الہ الا اللہ اور نماز پڑھو پیچھے اسکے جسنے کہا لا الہ الا اللہ فائدہ کہا عزیزی نے شرح جامع الصغیر میں کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

عن واثلۃ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا علی کل میت وجاھدوا مع کل امیر رواہ ابن ماجۃ وفی اسنادہ حارث بن نبہان متروک وعتبۃ بن یقظان ضعیف ترجمہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز پڑھو ہر میت پر اور جہاد کرو ساتھ ہر امیر کے فائدہ اس حدیث کی اسناد میں حارث بن نبہان متروک ہے اور عتبہ بن یقظان ضعیف ہے۔

اور تارک الصلوۃ کے ساتھ سلام اور جواب سلام اور مصافحہ وغیرہ جو سبب محبت ہو نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ حدیث میں ہے المرء مع من احب رواہ احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی والترمذی عن انس مرفوعا یعنے آدمی دنیا میں جس سے محبت رکھتا ہے قیامت کے روز اس کے ساتھ ہوگا جیسا کہ حدیث ابی قرصافہ میں صریح آیا ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب قوما حشرہ اللہ فی زمرتھم رواہ الطبرانی فی الکبیر والضیاء فی المختارۃ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی قوم سے محبت رکھتا ہے قیامت کے روز انکی جماعت میں اٹھایا جاوے

اور بے نماز قیامت کے روز ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے ہوگا
رواہ احمد والدارمی والبیہقی نے شعب الایمان عن عمرو بن العاص مرفوعاً تو اس کے مصاحب
کو بھی وہان ہونا ضرور ہے نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا

پس کل اہل اسلام خصوصاً علماء اور پیرزادون کو کہ اکثر اس بلا مین مبتلا ہین لازم ہے
کہ بے نمازون سے اگرچہ اہل قرابت ہون محبت نہ رکھین تا نفع دنیا کے لیے جو متاع قلیل
اور سریع الزوال ہے خسران اخروی جو کثیر اور لازوال ہے نہ اوٹھاوین اور انکو زجر اور
تنبیہ شدید فرماوین خاصکر اپنے اہل عیال کو کہ قیامت کے روز انکی جواب دہی تمہارے
حدیث کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ رواہ البخاری ومسلم انکے ذمہ پر ہے
اور انکے سلام کا جواب نہ دیوین جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض مرتکب کبائر
کے ساتھ کیا ہے۔

قال الشیخ ابن القیم فی الہدی النبوی وکان من ہدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک السلام
ابتداء ورداً من احدث حدثا حتی یتوب منہ کما ہجر کعب بن مالک وصاحبیہ
وکان کعب یسلم علیہ ولا یدری ہل حرک شفتیہ برد السلام علیہ
ام لا رواہ البخاری ومسلم عن عبداللہ بن کعب ترجمہ کہا شیخ ابن قیم نے ہدی نبوی
مین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ سے تہا ترک کرنا سلام کا ابتدا اور رداً اوس
شخص پر جو پیدا کرے بدعت اور منکر یہانتک کہ توبہ کرے اوس سے جیسا کہ چھوڑ
دیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کعب بن مالک اور اسکے دونو یارونکو اور کعب سلام کرتا
تہا اوسپر اور نہین معلوم کرتا تہا کیا ہلایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونو لب
کو ساتھ رد کرنے سلام کے اوسپر یا نہین

وعن عمار بن یاسر قال قدمت علی اہلی من سفر قد تشققت یدای فخلقونی بزعفران
فغدوت علی النبی صلی اللہ علیہ فسلمت علیہ فلم یرد علی وقال

اذھب فاغسل ھذا عنک رواہ ابوداؤد ترجمہ کہا عمار نے کہ آیا مین گھر کے لوگون
کے پاس سفر سے اس حال مین کہ پھٹ گئے تھے دونون ہاتھ میرے پس لیپ کیا گھر والون نے
میرے ہاتھون پر خوشبوی زعفران ملی ہوئی کا پس آیا مین صبح کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس پس سلام کیا مینے حضرت کو پس جواب نہ دیا مجھکو اور فرمایا جا اور دھو ڈال اسکو اپنے
بدن سے اور ہجران اور قطع تارک الصلوۃ سے جائز ہے کما ھجر صلے اللہ علیہ
وسلم زینب شھرین وبعض الثالث لما قال لصفیۃ یھودیۃ رواہ ابو
داؤد عن عائشۃ ترجمہ جیسا کہ چھوڑا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کو دو مہینہ اور بعض
تیسرے مہینہ کا جب کہا اسنے صفیہ کو یہودیہ
اور عبداللہ بن عمر نے اپنے بیٹے بلال سے کلام ترک کی جب ابن عمر نے حدیث کی کہ پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مت منع کرو عورتون کو جماعت سے جب اذن مانگین تو کہا
بلال نے ہم تو منع کرینگے پس کہا ابن عمر نے اقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وتقول انا لنمنعھن فما کلمہ عبداللہ حتی مات وسبہ سبا شدیدا
رواہ مسلم ترجمہ کہتا ہون مین کہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اور تو کہتا ہے
البتہ منع کرینگے ہم انکو پس نہ کلام کی بلال کے ساتھ عبداللہ نے تا کہ فوت ہو گیا اور برا
کہا عبداللہ نے بلال کو برا کہنا سخت پس ایسا ہی ہجران تارک الصلوۃ بغض اللہ نہایت
امید ثواب ہے

باب دوم در بیان دلائل طائفہ ثانیہ

فصل اول در ذکر

آن آیات کہ بر عدم کفر تارک الصلوۃ دلالت میکنند

قال اللہ تعالی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء

ترجمہ تحقیق اللہ تعالےٰ نہین بخشتا یہ کہ شریک لایا جاوے ساتھ اوسکے اور بخشتا ہے جو چیز نیچے ہے اس سے واسطے جسکے چاہے فائدہ جب تارک الصلوٰۃ باحادیث صحیحہ اور اجماع صحابہ کا فرادر مشرک ہے جیسا کہ طائفہ اولے کے دلائل ہین گذرا تو اس آیت ہو اسکے لیے حجت پکڑنی درست نہوگی۔

قال اللہ تعالیٰ ان الذین امنوا وعملوا الصّٰلحٰت کانت لھم جنّٰت الفردوس نزلاً ترجمہ تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے ہین واسطے اون کے فردوس کے باغ مہمانی فائدہ صحاب تفاسیر اور اہل عقائد نے لکھا ہے کہ یہ آیت دلیل ہے عملون کے خارج ہونے پر ایمان سے کیونکہ شے نہین عطف کیجاتی اپنے نفس پر اور نہ اپنے جزو پر پس اس آیت سے تارک الصلوٰۃ کو لیئے حجت پکڑتے ہین کہ جب اعمال ایمان سے خارج ہین تو ترک صلوٰۃ وغیرہ سے ایمان زائل کیونکر ہوگا۔ اور یہ دلیل شافی و کافی نہین اسلیے کہ اگر تسلیم کیا جاوے کہ اعمال حقیقت ایمان سے خارج ہین تو شرط ہونا اعمال کا قبولیت ایمان کے لیے حدیث ابن عمر سے ثابت ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقبل ایمان بلا عمل ولا عمل بلا ایمان رواہ الطبرانی فی الکبیر باسناد حسن ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قبول کیا جاتا ایمان بغیر عمل کے اور نہ عمل بغیر ایمان کے پس ترک صلوٰۃ سے جو قرینہ صریح ہے عدم تصدیق پر ایمان زائل ہو جاوے گا جیسا بت وغیرہ کو سجدہ کرنے سے زائل ہو جاتا ہے۔ اور اس آیت سے قول وہب بن منبہ کے لیے جو دلائل طائفہ اولے مین گذرا ہے دلیل نکلتی ہے یعنے اعمال ساتھ توحید کے دخول جنت کے لیے شرط ہین۔

فصل دوم در ذکر آن احادیث کہ بر عدم کفر تارک الصلوٰۃ دلالت میکنند

حدیث اول عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات لا

يشرك بالله شيئا دخل الجنة رواه احمد والبخاري ومسلم ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مرے نہیں شریک کرتا ساتھ اللہ کے کسی چیز کو داخل ہوگا بہشت میں
فائدہ یہ حدیث تارک الصلوۃ کے لیے حجت نہیں ہو سکتی اسلیے کہ اگر اسکو اپنے اطلاق پر چھوڑا جاوے تو لازم آتا ہے کہ کفار یہود بھی داخل جنت ہوں اور یہ باطل ہے کیونکہ دخول جنت کے لیئے توحید کے ساتھ تصدیق رسالت اور اقامۃ الصلوۃ وغیرہ شرط ہے جیسا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے دوسری حدیثوں میں مقید بیان فرمایا۔

عن معاذ قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من لقي الله لا يشرك بالله شيئا ويصلي الخمس ويصوم رمضان غفر له قلت افلا ابشرهم يا رسول الله قال دعهم يعملوا رواه احمد ترجمہ کہا معاذ نے کہ سنا میں نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ جو شخص ملا اللہ کو نہیں شریک کرتا ساتھ اسکے کسی چیز کو اور پڑھتا ہے پانچوں نمازیں اور روزہ رکھتا ہے رمضان کے مغفرت کیجاوے گی اسکے لیے میں نے کہا پس کیا خوشخبری نہ دوں میں انکو یا رسول اللہ فرمایا چھوڑ دے انکو عمل کریں۔

عن معاذ قال قلت يا رسول الله اخبرني بعمل يدخلني الجنة ويباعدني من النار قال لقد سالت عن امر عظيم وانه ليسير على من يسره الله تعالى عليه تعبد الله ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة وتصوم رمضان وتحج البيت الحديث رواه احمد والترمذي وقال حسن صحيح وابن ماجة وروى البخاري ومسلم عن ابي هريرة نحوه ترجمہ روایت ہے معاذ سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دو مجھکو ساتھ اس عمل کے کہ داخل کرے مجھکو بہشت میں اور دور کرے مجھکو آگ دوزخ سے فرمایا حضرت نے البتہ تحقیق سوال کیا تو نے ایک بڑے کام سے اور البتہ وہ آسان ہے اس شخص پر جس پر اللہ تعالی آسان کرے وہ یہ ہے بندگی کر تو اللہ کی اور نہ شریک کر ساتھ اسکے کسی چیز کو اور قائم کر تو نماز کو اور دے زکوۃ اور روزہ رکھہ رمضان کے اور حج کر تو خانہ کعبہ کا۔

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من امن باللہ و رسولہ و اقام الصلوۃ
وصام رمضان کان حقا علی اللہ ان یدخلہ الجنۃ الحدیث رواہ البخاری ترجمہ فرمایا
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ایمان لایا ساتھ اللہ اور اسکے رسول کے اور قائم کیا نماز کو
اور رکھے روزے رمضان کے ہو گیا حق اللہ پر یہ کہ داخل کرے اسکو بہشت مین ۔

عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جاء یعبد اللہ
ولا یشرک بہ شیئا ویقیم الصلوۃ ویؤتی الزکوۃ ویجتنب الکبائر کان لہ
الجنۃ الحدیث رواہ النسائی وابن حبان والحاکم ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو شخص آیا بندگی کرتا ہے اللہ کی اور نہین شریک کرتا ساتھ اسکے کسی چیز کو اور دیتا ہے
زکوۃ اور کنارہ کرتا ہے کبیرے گناہون سے ہوگا اُسکے لیے بہشت ۔

حدیث دوم عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال
لا الہ الا اللہ مخلصا دخل الجنۃ رواہ البزار وھو حدیث صحیح ترجمہ فرمایا پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہا لا الہ الا اللہ اخلاص دل سے داخل ہوگا بہشت مین فائدہ
یہ حدیث باتفاق علما مقید ہے اُن احادیث سے جو پہلی حدیث کی ذیل مین گذری ہین
کیونکہ صرف توحید دخول جنت کے لیے کافی نہین بلکہ اُسکے ساتھ ادائے حقوق و فرائض اسلام
ضرور ہے جیسا کہ تتمہ حدیث مین جو تفسیر اخلاص ہے اس بات کی طرف اشارہ ہے قیل یا رسول اللہ
ما اخلاصھا قال ان تحجزہ عما حرم اللہ علیہ رواہ البزار وقال فی المختصر اسنادہ
حسن سوال کیا گیا یا رسول اللہ کیا ہے اخلاص کلمۂ لا الہ الا اللہ کا فرمایا حضرت نے کہ روکے اسکو
اُس چیز سے جو اللہ تعالے نے اسپر حرام کی ہے وقال النووی فی شرح مسلم ومعناہ من قال الکلمۃ
وادی حقھا وفریضتھا وھذا قول الحسن البصری وقیل ان ذلک لمن قالھا عند
الندم والتوبۃ ومات علی ذلک وھذا قول البخاری وقال ابن صلاح فی الظواھر
الواردۃ بدخول الجنۃ بمجرد الشھادۃ فقال یجوز ان یکون ذلک اختصارا من بعض

الرواۃ فانہ من تقصیر فی الضبط والحفظ الامن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بدلالۃ مجیئہ تاما فی روایۃ غیرہ ویجوز ان یکون اختصارا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فیما خاطب بہ الکفار عبدۃ الاوثان الذین کان توحیدہم باللہ تعالی مصحوبا
بسائر ما یتوقف علیہ الاسلام ومستلزما لہ ترجمہ کہا امام نووی نے شرح مسلم میں
معنے اسکے یہ ہین کہ جسنے کہا کلمہ لاالہ الا اللہ اور ادا کیا حق اُسکا اور فرضیہ اُسکا یہ ہے قول
حسن بصری کا اور بعضون نے کہا ہے کہ اس شخص کے لیے ہے کہ کہا اوسنے کلمہ لاالہ الا اللہ
نزدیک پشیمانی اور توبہ کے اور مرگیا اوسپر اور یہ ہے قول بخاری کا اور کہا ابن صلاح نے
کہ ظاہر حدیثین کہ وارد ہوئی ہین درباب دخول جنت و شہادت کے پس کہا
جائز ہے یہ بات کہ ہو یہ اختصار بعض راویون سے کہ پیدا ہوا اسکے قصور سے ضبط
اور حفظ مین نہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے بدلالت پورا آجانے اسکے بیچ روایت غیر
اس راوی کے اور جائز ہے یہ بات کہ ہو یہ اختصار پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بات مین
جو خطاب کیا ساتھ اسکے بت پرست کافرون سے وہ کہ تہی توحید انکی ساتھ اللہ تعالی کے
ہمراہ سب ان چیزون کے کہ موقوف ہے اوپر اسلام اور لازم پکڑنے والا اُن کو پس یہہ
حدیث تارک الصلوۃ کے لیے حجت نہ ہوگی یا یہ حکم اول اسلام مین تہا جیسا کہ ترمذی نے
زہری تابعی سے نقل کیا ہے اور ایسا ہی مروی ہے کعب سے فائدہ اور اسی طرح مقید
ہین وہ احادیث جنمین صرف بعض اعمال پر دخول جنت وارد ہے جیسا کہ حدیث ابی ہریرہ
کی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ تعالی تسعۃ وتسعین اسما مائۃ
الا واحدا من احصاھا دخل الجنۃ رواہ البخاری ومسلم والنسائی والترمذی
وابن ماجۃ والحاکم فی المستدرک وابن حبان وفی روایۃ لابن ماجۃ من حفظہا دخل
الجنۃ ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ کے ننانوین نام ہین یعنی ایک کم
سو جسنے شمار کیا اونکو داخل ہوگا بہشت مین اور ایک روایت مین ہے جسنے حفظ کیا اُن کو داخل ہوگا

بہشت مین

اور حدیث ابی موسی اشعری کی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی
البردین دخل الجنۃ رواہ مسلم ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ وسلم نے کہ جسنے پڑھین دو نمازین
ٹھنڈی وقت کی داخل ہوگا جنت مین

اور حدیث ابو ہریرہ کی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقاہ اللہ شر ما
بین لحییہ وشر ما بین رجلیہ دخل الجنۃ رواہ الترمذی والحاکم فی المستدرک
وابن حبان واسنادہ صحیح ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نگاہ رکھا اسکو
اللہ تعالے نے برائی اُسچیز سے جو درمیان دو کلون اسکے ہے یعنی زبان اور برائی اُسچیز سے جو درمیان
دونو پاؤن اُسکے ہے یعنے شرمگاہ داخل ہوگا بہشت مین

حدیث سوم عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد
قال لا الہ الا اللہ ثم مات علی ذلک الا دخل الجنۃ قلت وان زنی وان سرق
قال وان زنی وان سرق قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق قلت
وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق علی رغم انف ابی ذر رواہ البخاری
ومسلم ترجمہ روایت ہے ابو ذر سے کہا کہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بندہ
جو کہے لا الہ الا اللہ پھر اسپر فوت ہو جاوے مگر داخل ہوگا بہشت مین کہا مینے اگرچہ زنا کرے
اگرچہ چوری کرے فرمایا حضرت نے اگرچہ زنا کرے اگرچہ چوری کرے کہا مین نے
اگرچہ زنا کرے اگرچہ چوری فرمایا اگرچہ زنا کرے اگرچہ چوری کرے کہا مینے اگرچہ زنا کرے اگرچہ
چوری کرے فرمایا اگرچہ زنا کرے اگرچہ چوری کرے اور خاک آلودہ ہونے ناک ابی ذر کے فائدہ
یہ حدیث تارک الصلوۃ کیلیے دلیل نہین ہو سکتی اسلیے کہ مقید ہے ان احادیث سے جنمین
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے دخول جنت تصدیق رسول اور اقامۃ الصلوۃ وغیرہ پر موقوف بیان
فرمایا ہے اور وہ احادیث پہلی حدیث کی ذیل مین گذر چکی ہین پس اطلاق سے وہ مقید مراد ہے

یا اس حدیث سے مراد ہے کہ جس نے کہا لا الہ الا اللہ اور دوسرے فرائض کا وقت نہیں پایا اور فوت ہو گیا جیسا کہ ثم مات علی ذلک سے مفہوم ہوتا ہے اور اسی بنا پر امام بخاری نے صحیح میں نیچے اس حدیث کے کہا ہے هذا عند الموت او قبله اذا تاب وندم قال لا اله الا الله ومات علی ذلک غفر له وادخل الجنة ترجمہ کہ نزدیک موت کے یا پہلے اس کے جب توبہ کی اور شرمندہ ہوا اور کہا لا الہ الا اللہ اور مر گیا اوسیپر بخشش کیجاویگی اس کے لیے اور داخل کیا جاویگا بہشت میں۔

اور اس معنے کے موید ہے حدیث معاذ کی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان آخر کلامه لا اله الا الله دخل الجنة رواه احمد وابوداؤد والحاکم فی المستدرک وهو صحیح ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ہو آخر کلام اسکی لا الہ الا اللہ داخل ہوگا بہشت پس یہ حدیث اس تارک الصلوۃ کی مغفرت کے بیچ حجت ہی جس کا خاتمہ کلمہ شہادت پر ہو۔

حدیث چہارم عن عثمان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من مات وهو یعلم انه لا اله الا الله دخل الجنة رواه مسلم ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مرے اور وہ یہ جانتا ہے کہ کوئی بندگی کے لائق نہیں سوا اللہ کے داخل ہوگا بہشت میں فائدہ یہ حدیث بھی شبیہ ہے ساتھ ان احادیث کے جو پہلی حدیث کی ذیل میں گذری ہیں یعنے جسنے کلمہ پڑہا اور تصدیق کی رسول کی اور حقوق اور فرائض اسلام ادا کیے پہر فوت ہوا تو اسکے وقت توحید پر یقین رکہا پس وہ داخل جنت ہوگا اور اگر یہ حدیث کو مطلق چھوڑا جاوے تو لازم آتا ہے کہ کفار موحد بہی داخل جنت ہوں۔

حدیث پنجم عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اشهد ان لا اله الا الله وانی رسول الله لا یلقی الله بهما عبد غیر شاک فیهما الا دخل الجنة رواه مسلم ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ کوئی

لائق بندگی کے نہیں سوائے اسکی اور تحقیق میں رسول اللہ کا ہون نہین ملیگا اللہ کو ساتھہ ان
دونون کے بندہ جو نہین شک کرتا انمین مگر داخل ہوگا بہشت مین **فائدہ** یہ حدیث بھی
مقید ہے جیسے اس سے پہلی حدیث کیونکہ اگر اپنے اطلاق پر چھوڑی جاوے تو لازم آتا
ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت کی یہود داخل جنت ہون اسلیے کہ توحید اور نبوت
رسول مین شک نہین کرتے تھے قال اللہ تعالی یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم
جانتے ہین اسکو جیسا کہ جانتے مین اپنے بیٹون کو

وعن صفوان قال جاء نفر من الیھود الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسألاہ عما
دلھما علی نبوتہ فقالا نشھد انک نبی فقال ما یمنعکما من اتباعی قالا ان
داود دعا ربہ ان لا یزال فی ذریتہ نبی وانا نخاف ان اتبعناک ان تقتلنا الیھود
رواہ ابوداود والترمذی والنسائی **ترجمہ** کہا صفوان نے کہ آئے دو شخص یہود پیغمبر
صلے اللہ علیہ السلام کے پاس اور انہون نے حضرت کو پیغمبر سے سوال کیا جسنے دلالت کی انکو
اسکی نبوت پر پس کہا انہون نے گواہی دیتے ہین ہم کہ تحقیق تو نبی ہے پس فرمایا حضرت
نے کیا چیز منع کرتی ہے تمکو میری تابعداری سے کہا انہون نے کہ تحقیق داود علیہ السلام
نے دعا کی ہے رب اپنے سے یہ کہ ہمیشہ رہے اسکی اولاد مین نبی اور تحقیق ہم ڈرتے ہین اگر
ہم پیروی کرین تیری یہ کہ قتل کر ڈالین ہمکو یہود پس اس حدیث مین تارک الصلوۃ کے لیے
حجت نہین

حدیث ششم عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من شھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ
وان عیسی عبد اللہ ورسولہ وکلمتہ القاھا الی مریم وروح منہ والجنۃ حق
والنار حق ادخلہ اللہ الجنۃ علی ما کان من العمل رواہ البخاری ومسلم والنسائی
ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے گواہی دی یہ کہ نہین کوئی بندگی کے لائق

سوائے اللہ کے جو ایک ہے وہ نہین کوئی اسکے لیے شریک اور تحقیق محمد اوسکا بندہ ہے اور اسکا رسول
ہے اور تحقیق عیسے علیہ السلام اللہ کا بندہ اور اسکا رسول ہے اور اسکا کلمہ ہے جو ڈالا اسکو
طرف مریم کے اور روح ہے اسکی جانب سے اور بہشت حق ہے دوزخ حق ہے داخل کریگا
اللہ تعالے اسکو بہشت مین اوپر جسکے ہو عملون سے **فائدہ** یہ حدیث بھی مقید ہے ان
احادیث سے جو پہلی حدیث کے نیچے گذری ہین اور لفظ علے ما کان من العمل مین دو احتمال
ہین ایک جو کرمانی اور ابن حجر نے ذکر کیا ہے یعنے ادخله الله الجنة علے حسب اعماله
من الدرجات یعنے داخل کریگا اسکو اللہ تعالی درجات بہشت مین اوپر کسی عمل کے ہو اچھا کرتا ہو
یا برا ذکر کیا اسکو ملا علے قاری نے پس جب احتمال ثانی متعین نہوا تو تارک الصلوۃ کا
دستاویز نرہا اذا جاء الاحتمال سقط الاستدلال ۔

حدیث ہشتم عن معاذ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد يشهد
ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله صدقا من قلبه الا حرمه الله على النار
قال يا رسول الله افلا اخبر به الناس فيستبشروا قال اذا يتكلوا فاخبر بها
معاذ عند موته تاثما رواه البخاري ومسلم **ترجمہ** فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ نہین کوئی بندہ جو گواہی دے یہ کہ کوئی بندگی کے لائق نہین سوائے اللہ کے اور تحقیق محمد
صلے اللہ علیہ وسلم رسول ہے اللہ کا اپنے دل کے صدق سے مگر حرام کر دیتا ہے اللہ تعالے
اسکو آگ دوزخ پر کہا معاذ نے یا رسول اللہ کیا پس نہ خبر دون مین ساتھ اسکے لوگون کو پس
خوش وقت ہون فرمایا حضرت نے اس وقت تکیہ کر لین گے پس خبر دی ساتھ
اس کے معاذ نے نزدیک اپنی موت کی واسطے خوف گناہ کے **فائدہ** یہ حدیث
تارک الصلوۃ کے لیے حجت نہین ہو سکتی اسلیے کہ تصدیق قلبی بدون عملون
کے صحیح نہین ہوتی ۔

قال الشیخ ابن القیم فی کتاب الصلوۃ قال الله تعالى لابراهيم قد صدقت الرؤيا

وابراهيم كان معتقدا لصدق رؤياه من حين راه فان رؤيا الانبياء وحي وانما جعله مصدقا بعد ان فعل ما امر به وكذالك قوله صلى الله عليه وسلم والفرج يصدق ذالك او يكذب به فجعل التصديق عمل الفرج ما يتمنى القلب والتكذيب تركه لذالك وهذا صريح في ان التصديق لا يصح الا بالعمل ترجمہ فرمایا الله تعالے نے ابراہیم کو تحقیق سچ کیا تو نے خواب کو اور ابراہیم معتقد تہا سچا ہونے خواب اپنی کا اس وقت سے کہ دیکھا تہا اسکو اسلیے کہ خواب پیغمبرون کی وحی ہے اور سولے اسکے نہین کہ بنایا الله تعالے نے اسکو تصدیق کرنیوالا پیچہے بجالانے اسچیز کے جو امر کیا گیا تہا ساتہہ اوسکے اور ایسا ہی قول پیغمبر صلے الله علیہ وسلم کا اور فرج سچا کرتی ہے اور جہوٹہا کرتی ہے اسکو پس بنایا پیغمبر صلے الله علیہ وسلم نے عمل فرج کا تصدیق اسچیز پر جو آرزو کرتا تہا دل اور ترک کرنا اس کا تکذیب واسطے اسکے اور یہ صریح ہے اسبات مین کہ تحقیق تصدیق صحیح نہین ہوتی مگر ساتہہ عمل کے اور موید اسکے ہے حدیث انس کی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس الايمان بالتمني ولا بالتحلي ولكن هو ما وقر في القلب وصدقه العمل رواه ابن النجار والديلمي في الفردوس ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے الله علیہ وسلم نے کہ نہین ہے ایمان ساتہہ آرزو کرنیکے اور نہ ساتہہ زینت کرنیکے ولیکن ایمان وہ ہے جو ڈالا گیا دل مین اور سچ کرتا ہے اسکو عمل ۔

حدیث ہشتم عن معاذ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حق الله على العباد ان يعبدوه ولا يشركوا به شيئا وحق العباد على الله ان لا يعذب من لا يشرك به شيئا فقلت يا رسول الله افلا ابشر به الناس قال لا تبشرهم فيتكلوا رواه البخاري ومسلم ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے الله علیہ وسلم نے حق الله کا بندونپر یہ ہے کہ عبادت کرین اسکی اور نہ شریک کرین ساتہہ اسکے کسی چیز کو اور حق بندونکا الله پر یہ ہے کہ نہ عذاب کرے اسکو جو نہین شریک کرتا ساتہہ اسکے کسی چیز کو پس کہا مینے یا رسول الله پس کیا

خوشخبری پہنچاؤن مین اسکے لوگون کو فرمایا نہ خوشخبری پہنچا انکو پس بہروسا کرینگے اور عمل
چھوڑ دینگے **فائدہ** یہ حدیث مقید ہے ساتھ حدیث معاذ کے جو راوی اسحدیث
کا ہے اور وہ حدیث پہلی حدیث کی ذیل مین مذکور ہے اگر مقید نہو تو لازم آتا ہے کہ گناہ
موحد اور اہل کبائر معذب نہون اور یہ باطل ہے مگر جسکو اہل کبائر سے غفور رحیم بخشدے
فائدہ ان دونو حدیثون سے معلوم ہوا کہ عوام الناس سے ایسی خوشخبر پوشیدہ
کرنی واجب ہے جسپر وہ بہروسا کرکے اپنی کج فہمے سے نماز اور فرائض اسلام چھوڑ دین پس
علماء پر بمقتضاے نہی لا تبشرہم کے واجب ہے کہ عوام الناس ایسے نمازون کو ایسی حدیثین
سنا کر ترک صلاۃ پر دلیر نکردین اور حضرت کی ہے فرمائی نہ کہین البتہ اگر لوگوکو عمل پر
مستقیم پاوین تو بیان کرنا خوشخبری کا منع نہین جیسا کہ حضرت معاذ نے جب لوگون کو عمل پر مستقیم
پایا اور ضرر کا خطرہ نہ رہا تو بیان فرمایا تا کہ کتمان علم نہو

حدیث ششم عن عبادة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شہد ان
لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ حرم اللہ علیہ النار رواہ احمد ومسلم والترمذی

ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے گواہی دی کہ کوئی بندگی کے لائق نہین سواے
اللہ کے اور محمد رسول ہے اللہ کا حرام کر دی اللہ نے اسپر آگ دوزخ کی **فائدہ**
اسحدیث مین تارک الصلوۃ کے لیے حجت نہین کیونکہ مقید ہے ساتھ حدیث معاذ اور ابی ایوب
انصاری کے کہ پہلی حدیث کے نیچے گذری ہین یعنے جسنے کلمہ شہادت پڑہا اور فرائض
اسلام کو جنکو شہادت مستلزم ہے ادا کیا اسپر آگ دوزخ حرام ہے ورنہ لازم آتا ہے
کہ اہل کبائر کا دوزخ مین بلا توبہ بہی داخل ہونا ممنوع ہو جیسا کہ مرجیہ کا مذہب ہے
اور یہ باطل ہے اور بعض علماء تاویل کرتے ہین کہ مراد حرمت خلود نار ہے **فائدہ** اور ایسا
ہی مقید ہین اور احادیث جنمین بعض اعمال پر حرمت نار وارد ہے جیسا کہ حدیث ابن عمر کی
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی قبل العصر اربعا حرمہ اللہ علی النا

رواہ الطبرانی فی الکبیر ترجمہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے پہلی نماز عصر کی چار رکعت حرام کر دیتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ آگ دوزخ اور حدیث ابی ہریرہ کی قال

قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم من کان سھلا ھینا لینا حرمہ اللہ علی النار رواہ الحاکم فی المستدرک وقال صحیح واقرہ والبیہقی فی سننہ ترجمہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ہو نرم یعنی نرم خو نرم طبع حرام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو آگ دوزخ پر۔

حدیث فیہم عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ یقول خمس صلوات کتبھن اللہ علی العباد من اتی بھن لم یضیع منھن شیئا استخفافا بحقھن کان لہ عند اللہ عہد ان یدخلہ الجنۃ ومن لم یات بھن فلیس لہ عند اللہ عہد ان شاء عذبہ وان شاء غفرلہ رواہ مالک واحمد وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم فی المستدرک باسناد صحیح ترجمہ کہا عبادہ نے کہ سنا میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پانچ نمازیں ہیں فرض کیا ہے انکو اللہ تعالیٰ نے بندوں پر جسنے ادا کیا انکو نہیں ضائع کی انسے کوئی چیز خفیف جانکر حق اونکا اوسکے لیے ہے عہد اللہ کے نزدیک اگر چاہے عذاب کرے اسکو اور اگر چاہے بخش دے اسکو **فائدہ** یہ حدیث تارک الصلوۃ کے لیے حجت نہیں ہوسکتی اسلیے کہ لفظ لم یات بھن محل ہے اسمیں دو احتمال ہوسکتے ہیں ایک کہ نفس نماز نہ ادا کرے جیسا کہ مدنظر تارک الصلوۃ کے ہے اور دوسرا یہ کہ نماز کامل علی الوجہ المطلوب شرعًا نہ ادا کرے فاذا جاء الاحتمال سقط الاستدلال بلکہ احتمال ثانی متعین ہے اسلیے کہ خود راوی حدیث نے دوسرے وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے صریح روایت کیا ہے اور قاعدہ مقررہ ہے کہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفسر بعضھا بعضا عن عبادۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خمس صلوات افترضھن اللہ تعالیٰ من احسن وضوءھن وصلاھن لوقتھن

واتم رکوعهن وسجودهن وخشوعهن کان له علی الله عهد ان یغفرله ومن لم

یفعل فلیس له علی الله عهد ان شاء غفرله وان شاء عذبه رواه ابوداؤد والبیهقی

فی سننه قال السیوطی فی جامع صغیره صحیح **ترجمہ** کہا عبادہ نے سنا مینے پیغمبر صلے اللہ علیہ

وسلم کو فرماتے تھے کہ پانچ نمازیں ہیں فرض کیا انکو اللہ تعالے نے جسنے اچھی طرح کیا وضو

اونکا اور پڑھا انکو اپنے وقت پر اور پورا کیا رکوع انکا اور سجود انکا اور خشوع انکا ہے اسکے لیے

نزد اللہ عہد یہ کہ بخشیگا واسطے اوسکے اور جسنے نکیا یس نہیں اسکے لیے ذمہ پر عہد اگر

چاہے بخشے واسطے اسکے اور اگر چاہے عذاب کرے اسکو

حدیث یازدہم عن انس قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم ثلاث من

اصل الایمان الکف عمن قال لا اله الا الله لا نکفره بذنب ولا نخرجه من الاسلام

بعمل الحدیث رواه ابوداؤد **ترجمہ** فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزیں ہیں جڑ

ایمان کی بند رہنا اس شخص سے جو کہے لا اله الا الله نہ کافر کہو تو اوسکو بسبب کسی گناہ کے اور مت

نکال تو اوسکو اسلام سے بسبب کسی عمل کے **فائدہ** یہہ حدیث باتفاق علما مقید ہے ساتھ ان احادیث

کے جنمیں بعض عملوں پر کفر اور فقد خرج من الملة کا لفظ وارد ہے یعنے مسلمان کو ساتھ کسی عمل کے مت

کافر کہو اور نہ اسلام سے خارج کر جب تک وہ عمل کفر اور شرک نہو قال علی القاری فی شرح

فقه الاکبر والمراد بعدم تکفیر احد من اهل القبلة عند اهل السنة

انه لا یکفر ما لم یوجد شئ من امارة الکفر وعلاماته ولم یصدر عنه

شئ من موجباته **ترجمہ** کہا ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں کہ مراد ساتھ عدم تکفیر کسی کے

اہل قبلہ سے نزدیک اہل سنت کے یہہ ہے کہ نہ تکفیر کیا جاوے جب تک نہ پائی جاوے کوئی چیز

نشانیوں کفر سے اور اسکی علامات سے اور نہ صادر ہو اس سے کوئی چیز اسکے سببوں سے اور

اگر وہ عمل کفر یا شرک ہے جیسا عبادت غیر خدا کو سجدہ کرنا اور تصدیق کاہن و انکار پیغمبر وغیرہ تو

اسکو کافر کہنا اور اسلام سے خارج کرنا جائز ہے اور تارک الصلوۃ کے حق میں تو لفظ فقد

خرج من الملة کا وارد ہے پس اس حدیث میں اسکے لیے حجت نہیں

حدیث ۹۹ وارد ہے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ سیخلص رجلا من امتی علی رؤس الخلائق یوم القیمۃ فینشر علیہ تسعۃ وتسعین سجلا کل سجل مثل مد البصر ثم یقول اتنکر من ھذا شیئا اظلمک کتبتی الحافظون فیقول لا یا رب فیقول افلک عذر قال لا یا رب فیقول بلی ان لک عندنا حسنۃ وانہ لا ظلم علیک الیوم فتخرج بطاقۃ فیھا اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ فیقول احضر وزنک فیقول یا رب ما ھذہ البطاقۃ مع ھذہ السجلات فیقول انک لا تظلم قال فتوضع السجلات فی کفۃ والبطاقۃ فی کفۃ فطاشت السجلات وثقلت البطاقۃ فلا یثقل مع اسم اللہ شیء رواہ الترمذی وقال حسن صحیح وابن ماجۃ وابن حبان والحاکم والبیہقی **ترجمہ** فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے نکالیگا ایک شخص کو میری امت سے روبرو خلقت کے قیامت کے روز پس کھولے جاوینگے اوسپر ننانوین دفتر ہر دفتر مثل لنبائی نظر کے ہوگا پس فرماویگا اللہ تعالی کیا انکار کرتا ہے تو اسمین سے کچھ کیا ظلم کیا ہے تجھ پر میرے کاتبون نگہبانون نے پس کہیگا نہین اے رب میرے پس فرماوے گا پس کیا تیرے لیئے کوئی عذر ہے کہیگا نہین اے رب میرے پس فرماویگا اللہ تعالے کیون نہین تحقیق تیرے لیئے ہمارے پاس ایک نیکی ہے اور تحقیق نہین ظلم ہے تجھپر آجکے دن پس نکالا جاوے گا ایک رقعہ لکھا ہوگا اسمین اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پس فرماویگا اللہ تعالے حاضر ہو اپنے وزن اعمال پر پس کہے گا اے رب میرے کیا ہے یہ رقعہ ساتھ ان دفترون کے پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق تو ظلم نہین کیا جاوے گا فرمایا حضرت نے پس رکھے جاوین گے دفتر ایک پلڑے ترازو میں اور رقعہ دوسرے پلڑے میں پس ہلکے ہونگے وہ دفتر اور بھاری ہوگا وہ رقعہ نہیں بھاری ہوگی ساتھ نام اللہ کے کوئی چیز **فائدہ** اس حدیث سے تارک الصلوۃ کے

کی یہ حجت کرتے ہیں اگر صاحب قدہ کے پاس سوا ئے شہادت کے اور عمل ہوتے تو
کچھ ہوتے اور یہ حجت پکڑنی شہیک نہیں کیونکہ خود راوی حدیث عبداللہ بن عمر نے پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے کہ یہ وہ شخص ہے کہ جسکے پاس نیک عمل او برے عمل تین
اور اسکے برے عمل نیک عملوں سے تول میں زیادہ ہو گئے فیبعث یہ الی النار فاذا
ابرنا ذا اصاخ الرحمن بھیجے فلا تعجلوا فانہ قد بقی لہ حسنۃ کچھ نوشتے
بطاقۃ فیھا لا الہ الا اللہ بس بھیجا جاویگا اسکو طرف دوزخ کے پس نگاہ آواز کرنیوالا
رحمن کا آواز کریگا مت جلدی کرو پس تحقیق باقی ہے اسکی لیے ایک نیکی پس لایا جاوے گا
رقعہ لکھا ہوگا اوسمیں لا الہ الا اللہ پس اسکی نیکیوں کا تول بہ برکات کلمہ شہادت زیادہ ہوجائیگا
ہذا مختصر رواہ احمد باسناد حسن البتہ اس حدیث سے عظمت اور برکت کلمہ شہادت کی معلوم ہوئی۔

حدیث سیزدہم

عن ابی ذر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام بآیۃ من القرآن یرددھا
حتی صلوۃ الغداۃ وقال دعوت لامتی واجبت بالذی لو اطلع
علیہ کثیر منہم ترکوا الصلوۃ فقال ابوذر افلا ابشر الناس قال بلے فانطلق
فقال عمر انک ان تبعث الی الناس بھذا یتکلوا عن العبادۃ فناداہ ان ارجع
فرجع والآیۃ ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم فانک انت
العزیز الحکیم رواہ احمد فی مسندہ ترجمہ روایت ہے ابوذر سے کہ تحقیق پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم نے قیام کیا ساتھ ایک آیت کے قرآن سے بار بار پڑھتے تھے اسکو فجر کی نماز تک اور
فرمایا کہ دعا کی ہے میں نے اپنی امت کے لیے اور اجابت کیا گیا ہوں میں ساتھ اس چیز کے کہ اگر خبر
پاویں اکثر لوگ انہیں سے تو چھوڑ دیویں نماز پس کہا ابوذر نے کیا میں نہ خوشخبری دوں میں
لوگوں کو فرمایا حضرت نے کیوں نہیں پس چلا ابوذر پس کہا عمر نے تحقیق تو اگر بھیجیگا طرف
لوگوں کی ساتھ اس خوشخبری کے تو تکیہ کر بیٹھیں گے عبادت کرنے سے پس آواز کی حضرت نے

ابوذرکو کہ آپس پہر آیا ابوذر اور آیت یہہ ہے اگر عذاب کرے تو اونکو پس وہ بندے ہین تیرے
اور اگر بخشش کرے تو واسطے اونکے پس تحقیق تو غالب ہے حکمت والا **فائدہ** یہہ حدیث تارک
الصلوۃ کے لیے حجت نہین ہوسکتی اسلیے کہ اسمین صرف مقام رجا کا بیان ہے یعنے اگر وہ میری
دعا کی اجابت پر واقف ہون تو اون پر رجا ایسی غالب ہو کہ اپنی کج فہمی سے نماز چہوڑ دین
جیسا کہ یہی خوف کے بارے حضرت نے ابوذر کو پہیر لیا اور اس حدیث مین کچہہ ذکر نہین کہ وہ لوگ
بعد ترک کرنے نماز کے مسلمان ہین تاکہ تارک الصلوۃ کے لیے حجت ہو بلکہ حدیث من ترك
الصلوة متعمدا فقد كفر گویا اسکا بیان ہے کہ وہ بعد ترک صلوۃ کے کافر ہوگئے اور
ابوذر کے پہیر لینے مین بہی اسبات کی طرف اشارہ نکلتا ہے

حدیث چہاردہم وفي حديث جبريل عن عمر قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وتقيم
الصلوة وتؤتي الزكوة وتصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت اليه
سبيلا والايمان ان تؤمن بالله وملئكته وكتبه ورسله وباليوم الاخر
وتؤمن بالقدر خيره وشره رواه مسلم وابوداود والترمذي والنسائي

ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام یہہ ہے کہ گواہی دے تو کہ کوئی بندگی کے
لائق نہین سوائے اللہ کے اور تحقیق محمد رسول اللہ کا ہے اور قائم کرے تو نماز اور دے تو زکوۃ
اور روزے رکہے تو رمضان کے اور حج کرے تو بیت اللہ کا اگر طاقت رکہے تو طرف اسکی راہ کی اور
ایمان یہہ ہے کہ ایمان لاوے تو ساتہہ اللہ کے اور اوسکے فرشتون کے اور اسکی کتابون کے اور
اسکے رسولون کے اور دن پچہلے کے اور ایمان لاوے تو ساتہہ تقدیر کے اسکی بہلائی اور
اسکی برائی **فائدہ** اس حدیث سے تارک الصلوۃ کے لیے حجت پکڑتے ہین کہ جب قائم کرنا نماز
کا اسلام مین سے ہے تو ترک صلوۃ سے اسلام زائل ہوگا نہ ایمان پس تارک الصلوۃ مومن ہوا اور یہہ
ٹہیک نہین کیونکہ معنے ایمان اور اسلام کے استعمال شرع مین ایک ہین اگرچہ لغوی معنے جدا ہین

اسیواسطے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث وفد عبدالقیس مین تفسیر ایمان کی بعینہ تفسیر اسلام
بیان فرمائی قال اتدرون ما الایمان باللہ وحدہ قالوا اللہ ورسولہ اعلم
قال شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ
وصیام رمضان وان تعطوا من المغنم الخمس رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی
والنسائی عن ابن عباس ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے
ایمان ساتھ اللہ کے جو وہ ایک ہے کہا انہون نے اللہ اور رسول اسکا بہت جاننے والا ہے فرمایا
گواہی دینا یہ کہ کوئی بندگی کے لائق نہین سوائے اللہ کے اور تحقیق محمد رسول ہے اللہ کا اور
قائم کرنا نماز کا اور دینا زکوۃ کا اور روزے رکھنے رمضان کے اور یہ کہ دو تم غنیمت سے پانچوان
حصہ اور یہ استعمال قرآن اور حدیث مین شائع ہے قال اللہ تعالے فاخرجنا من
کان فیہا من المؤمنین فما وجدنا فیہا غیر بیت من المسلمین
ترجمہ فرمایا اللہ تعالے نے پس نکالا ہمنے اس شخص کو کہ تہا بیچ اوسکے ایمان والون سے
پس نہ پایا ہمنے بیچ اسکے سوائے ایک گہر کے اسلام والون سے اس آیت شریفہ مین اللہ جلشانہ
نے حضرت لوط علیہ السلام کے گہر انے کو مومنین اور مسلمین فرمایا اور حدیث مین ہے لا یدخل
الجنۃ الا نفس مسلمۃ رواہ احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ وعائشۃ
ترجمہ نہین داخل ہوگا بہشت مین مگر نفس مسلمان ولا یدخل الجنۃ الا المؤمنون رواہ
احمد ومسلم والترمذی وقال حسن صحیح والبخاری عن ابی ہریرۃ نحوہ ترجمہ نہین داخل ہونگے
بہشت مین مگر ایمان والے پس جب ایمان اور اسلام شرعی دونوا ایک ہین تو اسلام کے زائل
ہونیسے ایمان بہی زائل ہوجائیگا وفے فقہ الاکبر لابی حنیفۃ رح فے طریق اللغۃ فرق
بین الایمان والاسلام ولکن لا یکون ایمان بلا اسلام ولا اسلام بلا ایمان
کالظہر مع البطن ترجمہ فقہ اکبر ابیحنیفہ رح مین ہے پس طریق لغت مین فرق ہے درمیان
ایمان اور اسلام کے ولیکن نہین ہوتا ایمان بغیر اسلام کے اور نہ اسلام بغیر ایمان کے

جیساکہ عنقریب ساتھ حدیث کے ۔

حدیث پانزدہم عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدواوین عند اللہ ثلاثۃ دیوان لایعبأ اللہ بہ شیئا ودیوان لایترک اللہ منہ شیئا ودیوان لایغفر اللہ فاما الدیوان الذی لایغفر اللہ فالشرک قال اللہ عزوجل انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ واما الدیوان الذی لایعبأ اللہ بہ شیئا فظلم العباد نفسہ فیما بینہ وبین ربہ من صوم یوم ترکہ او صلوۃ ترکہا فان اللہ یغفر ذلک ان شاء ویتجاوز عنہ واما الدیوان الذی لایترک اللہ منہ شیئا فظلم العباد بینہم القصاص لامحالۃ رواہ احمد والحاکم فی المستدرک قال السیوطی فی جامع الصغیر صحیح ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے دفتر یعنے نامہ اعمال اللہ کے نزدیک تین طرح کے ہین ایک وہ دفتر ہے جو نہین پرواہ کرتا اللہ تعالے ساتھ اسکے کچھ اور دوسرا دفتر وہ ہے کہ نہین چھوڑیگا اللہ تعالے اس سے کچھ اور تیسرا وہ دفتر ہے کہ نہین بخشیگا اللہ تعالے ولیکن پس وہ دفتر کہ نہ بخشیگا اللہ تعالے پس شرک ہے فرمایا اللہ تعالے عزت والا اور بزرگ نے کہ تحقیق جسنے شریک ساتھ اللہ کے پس تحقیق حرام کیا اللہ تعالی نے اسپر بہشت کو ولیکن وہ دفتر کہ نہین پرواہ رکہتا اللہ تعالے ساتھ اس کے کچھ پس ظلم بندہ کا ہے اپنے نفس پر اس چیز مین جو درمیان اسکے اور درمیان اسکے رب کے ہے ایک دن کا روزہ چھوڑ دیا یا کوئی نماز چھوڑ دی پس تحقیق اللہ تعالے بخشدیگا اسکو اگر چاہیگا اور درگذر کریگا اس سے ولیکن وہ دفتر کہ نہ چھوڑیگا اللہ تعالے اس سے کچھ پس ظلم بندے کا ہے بیچ آپس مین سو درمیان اونکے قصاص ہوگا ضرور **فائدہ** یہ حدیث اس تارک الصلوۃ کے لیے حجت ہے جو ہمیشہ نماز پڑہتا ہے اور کبھی اس سے ایک نماز بسبب تکاسل اور غفلت کے ترک ہوئی جیسا کہ لفظ صلوۃ سے جو نکرہ منونہ واقع ہوا ہے معلوم ہوتا ہے تو یہہ قیامت کے دن مشیت الہی مین ہے اور اسکے لیے امید مغفرت اور معافی

کی ہے کیونکہ جب اُس نے پہر ہمیشہ نماز شروع کی تو مسلمان لائق غفران ہے اسیواسطے اسکو کافر
نہین کہا جاتا اور نہ اسپر لفظ تارک الصلوۃ کا بولا جاتا ہے پس یہ حدیث تارک الصلوۃ
ہمیشہ کے لیے حجت نہ ہوئی ۔

حدیث شانزدہم دنی حدیث الشفاعۃ عن انس و سھل بن سعد قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فاقول یا رب ائذن لی فیمن قال لا الہ الا اللہ قال لیس ذلک
لک ولکن وعزتی وجلالی وکبریائی وعظمتی لاخرجن منہا من قال لا الہ الا اللہ

رواہ البخاری ومسلم ترجمہ اور حدیث شفاعت مین انس اور سہل بن سعد سے روایت ہے
فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے پس کہونگا مین اے رب میرے اذن دے مجھکو واسطے شفاعت
اس شخص کے کہ کہا ہے اوسنے لا الہ الا اللہ فرماویگا اللہ تعالے نہین ہے یہ تیرے
لیے ولکن قسم ہے اپنی عزت کی اور بزرگی کی اور اپنی بڑائی کی اور اپنی عظمت کی البتہ
نکالون مین دوزخ سے اس شخص کو کہ کہا اوسنے لا الہ الا اللہ فائدہ عموم اس حدیث کا
تارک الصلوۃ کی مغفرت کے لیے عمدہ دلائل سے ہی ولکن اسمین کئی احتمال ہین فاذا
جاء الاحتمال سقط الاستدلال احتمال اول یہہ ہے کہ یہاں وہ لوگ مراد ہون جنکے
سب اعمال ھباء منثورا ہو گئے اور احتمال دوسرا یہہ ہے کہ ظالم لوگ مراد ہون جنکے سب
اعمال مظلومون کو دلائے گئے پس ہر دو فریق کو پیغمبر اور ملائکہ اور مومن لوگ شفاعت
کرنے والے کافر جانے گے کہ انکی پیشانی پر سجود کا اثر نہ ہوگا اور نہ کوئی عمل اور شافعین کو پہچان
مسلمان کی یا اثر سجدہ سے ہوگی یا اور اعمال سے جیسا کہ بخاری اور مسلم مین حدیث انس
وغیرہ سے ثابت ہے پس اللہ تعالے انکو کلمہ توحید کی برکت سے آگ دوزخ سے نجات دیگا
اور احتمال تیسرا یہ ہے کہ پہاڑی اور جنگلی لوگ مراد ہون جو بلاد معمورہ سے دور
دست واقع ہین اور احکام اور فرائض اسلام سے سوا کلمہ توحید کے کچھہ خبر نہین رکھتے جیسا کہ
حدیث حذیفہ سے اسبات کیطرف اشارہ نکلتا ہے ۔

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یدرس الاسلام کما یدرس وشی الثوب حتی لا یدری ما صیام ولا صلوٰۃ ولا نسک ولا صدقۃ ویسری کتاب الله عز وجل فی لیلۃ فلا یبقی فی الارض منه آیۃ وتبقی طوائف من الناس الشیخ الکبیر و العجوز یقولون ادرکنا آباءنا علی هذه الکلمۃ لا اله الا الله فنحن نقولها فقال له صلۃ ما یغنی عنهم لا اله الا الله وهم لا یدرون ما صلوٰۃ ولا صیام ولا نسک ولا صدقۃ فاعرض عنه حذیفۃ ثم ردها علیه ثلثا کل ذلک یعرض عنه حذیفۃ ثم اقبل علیه فی الثالثۃ فقال یا صلۃ تنجیهم من النار ثلثا رواہ ابن ماجۃ باسناد حسن ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پرانا ہو جائیگا اسلام جیسا کہ پرانا ہو جاتا ہے کپڑیکا نقش یہانتک کہ نہ جانا جاویگا کیا ہین روزے اور نہ نماز اور نہ حج اور نہ صدقہ اور چلی جاویگی کتاب اللہ کی جو عزت والا اور بزرگ ہے ایک رات مین پس باقی نہ رہیگی زمین مین اس سے کوئی آیت اور باقی رہجاوینگی جماعتین لوگون سے بہت بوڑھا مرد اور بڑہیا عورت کہین گے پایا ہمنے اپنے باپون کو اس کلمہ پر جو لا الہ الا اللہ ہے پس ہم کہتے ہین اسکو پس کہا حذیفہ کو صلہ نے کیا کفایت کریگا اونسے لا الہ الا اللہ اور حال یہ ہے کہ وہ نہین جانتے کیا ہے نماز اور نہ روزے اور نہ حج اور نہ صدقہ پس منہہ پھیرا اس سے حذیفہ نے پھر دوہرایا صلہ نے اس کلمہ کو حذیفہ پر تین مرتبہ ہر بار منہہ پھیرتا تھا اس سے حذیفہ پھر متوجہ ہوا اسپر تیسری مرتبہ پس کہا اے صلہ خلاصی دیگا انکو آگ دوزخ سے کہا حذیفہ نے اسکو تین بار۔

اور احتمال چوتہا یہ ہے کہ صرف کلمہ گو لوگ مراد ہون جنہون نے فرائض اسلام کو باوجود اعتقاد انکی فرضیت کے ترک کیا اور یہ احتمال تارک الصلوٰۃ کی مغفرت کے لیے ضعیف ہے اسلیے کہ تارک الصلوٰۃ تمام صحابہ اور اکثر علماء کے نزدیک تو اہل لا الہ الا اللہ مین داخل نہین اور تارک الصلوٰۃ کا قیامت کے روز فرعون اور قارون اور ہامان اور ابی بن خلف

کے ساتھ ہوتا جو اشد العذاب ہے سو حدیث اس احتمال کو رد کرتا ہے اور علاوہ اسکے یہ بھی مشکل
ہے کہ کلمہ لسانی سوائے تصدیق قلبی کے جسکو عمل لازم ہے کام آوے ولیکن بخشش اسکے
بڑی بات ہے شاید خروج کے لیے دوزخ سے کافی ہو البتہ وہ علمار جو تارک الصلوٰۃ کو کافر
نہیں جانتے عموم احادیث سے حجت پکڑ سکتے ہیں ولیکن تارک الصلوٰۃ کو چہ احتمالوں پر بھروسا
کرکے ترک صلوٰۃ پر اصرار کرتا ہے سوائے خسران اخروی کے کچھ حاصل نہین واللہ اعلم۔

حدیث ہفتاد سوم

وفی حدیث الشفاعۃ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ثم یقولون ربنا لم نذر فیہا خیرا فیقول اللہ شفعت الملئکۃ وشفع النبیون
وشفع المومنین ولم یبق الا ارحم الراحمین فیقبض قبضۃ من النار فیخرج
منہا قوما لم یعملوا خیرا قط الحدیث رواہ البخاری ومسلم **ترجمہ** فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھر کہینگے شفاعت کرنیوالے اے رب ہمارے نہین چھوڑا ہمنے دوزخ
مین نیکی کو یعنے جسکے دلمین ایک ذرہ برابر نیکی تہی وہ بہی ہمنے دوزخ مین نہین چھوڑا
پس فرماویگا اللہ تعالے کہ شفاعت کی فرشتون نے اور شفاعت کی پیغمبرون نے اور
شفاعت کی مومنون نے اور نہین باقی رہا مگر ارحم الرحمین پھر بہر لیوے گا اللہ تعالے
ایک مٹہی دوزخ والون سے پس نکالیگا اللہ تعالے اس سے ایک قوم جو نہین کی انہون
نے نیکی کبہی **فائدہ** یہ حدیث تارک الصلوٰۃ کے لیے عمدہ دلائل سے ہے ولیکن اسمین
بھی تین احتمال ہین پہلا احتمال یہ ہے کہ اس قبضہ مین وہ لوگ دوزخ سے نکالے جاوینگے
اور بہشت مین داخل کیے جاوینگے جو ایام جاہلیت مین گذرے ہین اور انکے پاس
بشیر و نذیر نہین پہنچا اور ان کے پاس کچھ توحید بہی نہین اگر کلمہ توحید انکے پاس ہوتا تو لفظ لم
یعملوا خیرا قط انکے حق مین نبولا جاتا کیونکہ توحید لفظ خیر مین داخل ہے اور حدیث مین
ہے کہ یہ لوگ بعد امتحان کے دوزخ مین داخل کیے جاوینگے رواہ البزار عن ثوبان مرفوعاً

احتمال دوسرا یہ ہے کہ اس قبضہ مین وہ لوگ ہونگے جو غیر مکلف ہین جیسا کہ بوڑھا بہوت
الفقل اور وہ لڑکا جو نادانی مین فوت ہوگیا اور وہ شخص جو کچھہ سنتا بوجتا نہین جیسا کہ
مادرزاد اندہا بہرا اور مجنون اور حدیث آئی ہے کہ یہ لوگ بعد امتحان کے دوزخ مین داخل
کیے جاوینگے رواہ احمد عن الاسود بن سریع مرفوعا والبیہقی عن ابی ہریرۃ مرفوعا
وقال اسنادہ صحیح وفی تفسیر جامع البیان وعلی ہذا احادیث منہا ما ہو صحیح ومنہا ما ہو ضعیف
اور کہا صاحب جامع البیان نے ایسا ہے جو شخص کہ پیدا ہوا چوٹی پہاڑ مین اور اوس نے
نہین سنا رسول کو پس وہ معذور ہے اور علقمی نے شرح جامع صغیر مین ذکر کیا ہے کہ شافعیہ
اور اشعریہ متفق ہین اس بات پر کہ ایسے لوگ کہ جنکو دعوت نہین پہنچی دوزخ سے نکالیجاوینگے
اور بہشت مین داخل کیے جاوینگے واللہ اعلم۔
اور احتمال تیسرا یہ ہے کہ کلمہ گو لوگ مراد ہون اور لفظ لم یعملوا خیرا قط سے اور عمل
سوا کلمہ توحید کے مراد ہون قسطلانی نے بیچ حدیث فیعرفونهم فی النار باثر
السجود رواہ البخاری عن جریر مرفوعا پس پہچانین گے شفاعت کرنیوالے مسلمانون کو
آگ دوزخ مین ساتھہ اثر سجدہ کے انتہی ذکر کیا ہے۔ قال صاحب بہجۃ النفوس ان کل
من کان مسلما ولکنہ لا یصلی لا یخرج من النار اذ لا علامۃ لہ لکنہ یحتمل
ان یخرج فی القبضۃ لعموم قولہ لم یعملوا خیرا قط ترجمہ کہا صاحب
بہجۃ النفوس نے کہ تحقیق ہر شخص کہ ہووے مسلمان ولیکن وہ نماز نہین پڑھتا نہین
نکلیگا آگ دوزخ سے اسواسطے کہ اسکے لیئے علامت سجدہ نہین ولکن یہ احتمال ہے کہ نکل آوے
قبضہ مین واسطے عام ہونے قول پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ لم یعملوا خیرا قط انتہی
جب تک ہو مراد کہ احتمال متعین نہین تو یہ حدیث تارک الصلوۃ کیواسطے دستاویز نہوگی اور بغیر تعین
تعین تارک الصلوۃ کا قبضہ مین نکلنا بہی محتمل ہے۔
پس تارک الصلوۃ کو چاہیے کہ ان احتمالونپر بہروسا نہ کرے اور وعید جو ترک صلوۃ مین

صحیح احادیث وارد ہین منظر کیجیے تاخسران اخروی جو پشت شکن ہے نہ اوٹھاوے۔

جواب مجمل این احادیث از طرف طائفہ اولی

سب راوی ان احادیث کے خود ہی صحابہ ہین جو تارک الصلوۃ کو کافر کہتے ہین تو استدلال طائفہ ثانیہ کا ان احادیث سے عدم تکفیر تارک الصلوۃ پر کامل نہوا قال الشیخ ابن القیم نے کتاب الصلوۃ قال المکفرون الذین رویت عنہم ہذہ الاحادیث التی استدل الیہم بہا عدم تکفیر تارک الصلوۃ ہم الذین حفظ عنہم من الصحابۃ تکفیر تارک الصلوۃ باعیانہم وقال ابن حزم والواو لا نعلم لہولاء مخالفا من الصحابۃ

ترجمہ کہا شیخ ابن قیم نے کتاب الصلوۃ مین کہ کہتے ہین کافر کہنے والے بے نماز کو وہ اصحاب جو انسے مروی ہین یہ حدیثین کہ دلیل پکڑتے ہو ساتہ اونکے اوپر عدم تکفیر تارک الصلوۃ کے خود وہی ہین کہ محفوظ ہے انسے تکفیر تارک الصلوۃ کی اونکے ذات سے اور کہا ابن حزم نے کہا ہے علماء نے کہ نہین جانتے ہم کوئی مخالف ونکا اصحابون سے۔

خاتمہ در بیان اختلاف علماء در قتل تارک الصلوۃ و عدم قتل آن و قتل بر ترک یک نماز یا بر زیادہ از آن

فصل اول در بیان دلائل آن طائفہ علماء کہ بقتل تارک الصلوۃ فتوے دادہ اند۔

کتاب الصلوۃ شیخ ابن قیم مین ہے کہ ایک طائفہ فتوے دیتے ہین کہ تارک الصلوۃ قتل کیا جاوے اور وہ ہین سفیان بن سعید ثوری اور ابو عمر اوزاعی اور عبداللہ بن مبارک اور حماد بن زید اور وکیع بن الجراح اور مالک بن انس اور محمد بن ادریس الشافعی اور احمد بن حنبل اور اسحق بن راہویہ وغیرہ اور دلائل اونکے یہ ہین۔

قال اللہ تعالیٰ فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموھم وخذوھم واحصروھم واقعدوا لھم کل مرصد فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ فخلوا سبیلھم

ترجمہ پس قتل کرو مشرکون کو جہان پاؤ اونکو اور پکڑو انکو اور گھیر و اونکو اور بیٹھو اون کے واسطے ہر گھات کی جگہہ مین پس اگر توبہ کرین اور قائم نماز کو اور دین زکوۃ پس چھوڑ دو راہ انکی

فائدہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ حکم عدم قتل ترتب ہے جب توبہ کرین شرک سے اور قائم کرین نماز اور دیوین زکوۃ اور اگر ایک چیز ان مین سے ترک کرین تو حکم قتل باقی ہے پس جسنے کہا کہ جب شرک سے توبہ کرین تو قتل انکا ساقط ہوئی یہ ظاہر قرآن کا خلاف ہے

حدیث اول عن ابی سعید قال بعث علی ابن ابی طالب وھو بالیمن الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذھبۃ فقسمھا بین اربعۃ فقال رجل یا رسول اللہ اتق اللہ فقال ویلک الست احق اھل الارض ان یتقی اللہ ثم ولی الرجل فقال خالد بن الولید یا رسول اللہ الا اضرب عنقہ فقال لا لعلہ ان یکون یصلی فقال خالد کم من مصل یقول بلسانہ ما لیس فی قلبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لم اومر ان انقب عن قلوب الناس وان اشق بطونھم رواہ احمد والبخاری ومسلم ترجمہ کہا ابو سعید نے کہ بھیجا حضرت علی نے اور وہ یمن مین تھے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف کچھ سونا پس بانٹا اس کو پیغمبر صلے اللہ نے چار شخصون مین پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ ڈر اللہ سے پس فرمایا حضرت نے خرابی ہو تجھے کیا نہیں ہون مین بہت لائق زمین والون کا اللہ کا ڈر رکھنے مین پس پھر کر چلا گیا وہ شخص پس کہا خالد بن ولید نے یا رسول اللہ کیا قتل کرون مین اسکو پس فرمایا حضرت نے نہ کہ شاید وہ نماز پڑھتا ہو پس کہا خالد بن ولید نے کہ بہت نمازیون مین سے ایسے ہین کہ کہتے ہین زبان سے جو ان کے دل مین نہین پس فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نہین حکم کیا گیا مجھے یہ کہ کرید ون مین لوگون کے دلون پر سے اور پھاڑون مین پیٹ اون کے فائدہ جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے مانع قتل کا نماز قرار دیا تو معلوم ہوا

کہ تارک الصلوۃ قتل کیا جاوے

حدیث دوم عن عبد اللہ بن عدی بن خیار ان رجلا من الانصار حدثہ انہ اتی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی مجلس فسارہ یستاذنہ فی قتل رجل من المنافقین
فجھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الیس یشھد ان لا الہ الا اللہ قال الانصاری
بلی یا رسول اللہ ولا شھادۃ لہ قال الیس یشھد ان محمدا رسول اللہ
قال بلی ولا شھادۃ لہ قال الیس یصلی الصلوۃ قال بلی ولا صلوۃ
لہ قال اولئک الذین نھانی اللہ عن قتلھم رواہ احمد والشافعی فی مسندیھما

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عدی ابن خیار سے کہ اسکو ایک شخص انصاری نے حدیث
کی کہ وہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور وہ ایک مجلس میں تھے پس سرگوشی کی اُسنے
حضرت سے ایک منافق کے قتل کیلیے اُس سے اجازت طلب کی پس پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم نے بلند کیا آواز پھر کہا کیا نہیں گواہی دیتا ہے کہ کوئی بندگی کے لائق نہیں سوائے
اللہ کے کہا انصاری نے کیوں نہیں یا رسول اللہ اور نہیں ہے گواہی اس کی یعنے
معتبر فرمایا حضرت نے کیا نہیں گواہی دیتا ہے کہ محمد رسول ہے اللہ کا کہا انصاری
نے کیون نہیں اور نہیں ہے گواہی اسکی یعنے معتبر فرمایا حضرت نے کیا نہیں پڑہتا
نماز کہا انصاری نے کیون نہیں اور نہیں ہے نماز اسکی یعنے معتبر فرمایا حضرت
نے یہ وہ لوگ ہیں کہ منع کیا ہے اللہ نے مجھکو اونکے قتل سے فائدہ اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ قتل کرنا تارک الصلوۃ کا منع نہیں۔

حدیث سوم عن ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یستعمل علیکم امراء
تعرفون وتنکرون فمن انکر فقد بری ومن کرہ فقد سلم ولکن من رضی
وتابع فقالوا یا رسول اللہ الا نقاتلھم فقال لا ما صلوا رواہ مسلم ترجمہ
روایت ہے ام سلمہ سے کہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عامل کیے جاوینگے تمپر امیر ایسے

اچھی معلوم کروگے تم بعض کام اونکے اور برے معلوم کروگے بعض پس جسنے انکار کیا پس تحقیق وہ بری ہوا اور جسنے مکروہ رکھا پس تحقیق وہ سلامت رہا ولکن جو شخص راضی ہوا اور متابعت کی پس کہا صحابون نے یا رسول اللہ کیا ہم ان سے مقاتلہ نہ کرین پس فرمایا نہ جب تک وہ نماز پڑھتے ہین۔

حدیث چہارم عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ امرت ان اقاتل الناس حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ و یقیموا الصلوۃ ویؤتوا الزکوۃ فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دمائہم و اموالہم الا بحق الاسلام وحسابہم علی اللہ رواہ البخاری ومسلم و رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کہ حکم کیا گیا ہون یہ کہ لڑون مین لوگون سے یہانتک کہ گواہی دین یہ کہ کوئی بندگی کے لائق نہین سوائے اللہ کے اور تحقیق محمد رسول اللہ کا ہے اور قائم کرین نماز اور دیوین زکوۃ پس جسوقت کیا انہون نے یہ بچائے انہون نے مجھسے خون اپنے مال اپنے مگر ساتھ حق اسلام کے اور حساب انکا اللہ پر ہے۔

حدیث پنجم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ویقیموا الصلوۃ ویؤتوا الزکوۃ ثم قد حرمت علی دمائہم واموالہم وحسابہم علی اللہ رواہ احمد وابن خزیمۃ فی صحیحہ ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ امر کیا گیا ہون مین یہ کہ لڑون مین لوگون سے یہانتک کہ گواہی دین یہ کہ کوئی بندگی کے لائق نہین سوائے اللہ کے اور تحقیق محمد رسول ہے اللہ کا اور قائم کرین نماز اور دین زکوۃ پھر تحقیق حرام ہوئے مجھپر خون انکے اور مال اونکے اور حساب انکا اللہ پر ہے۔

حدیث ششم عن انس بن مالک قال لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذن ارتد العرب فقال عمر یا ابابکر کیف تقاتل العرب فقال ابوبکر انما قال رسول الله

صلی الله علیه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یشهدوا ان لا اله الا الله وانی

رسول الله ویقیموا الصلوۃ ویؤتوا الزکوۃ رواہ النسائی قال الشیخ ابن القیم فی
کتاب الصلوۃ هو حدیث صحیح ترجمہ کہا انس بن مالک نے کہ جب فوت کیے گئے پیغمبر
صلے الله علیه وسلم مرتد ہو گئے عرب کے لوگ پس کہا عمر نے اے ابابکر کس طرح لڑیگا تو عرب سے
پس کہا ابوبکر نے سوا اسکے نہیں کہ فرمایا ہے پیغمبر صلے الله علیه وسلم نے یہ کہ امر کیا گیا ہوں میں یہ
کہ لڑوں میں لوگوں سے یہانتک کہ گواہی دین یہ کہ کوئی بندگی کے لائق نہیں سوائے الله
کے اور تحقیق میں رسول ہوں الله کا اور قائم کریں نماز اور دین زکوۃ **فائدہ** پس خبر دی
پیغمبر صلے الله علیه وسلم نے کہ امر لڑائی کا یہانتک ہے کہ قائم کرین نماز اور دین زکوۃ
اور خون اور مال انکے بعد شہادتین کے اور قائم کرنے نماز اور دینے زکوۃ کے حرام
ہیں اور پہلے اسکے حرام نہیں بلکہ مباح ہیں
ان میں سے بعض علماء تو تارک الصلوۃ کے مرتد ہونیکے لیے قتل کا حکم دیتے ہیں اور وہ
سعید بن جبیر اور عامر شعبی اور ابراہیم نخعی اور ابی عمرو اوزاعی اور ایوب سختیانی اور
عبدالله بن مبارک اور اسحق بن راہویہ اور عبدالملک بن حبیب مالکی ہے اور راجح روایت
میں امام شافعی سے جیسا کہ امام بغوی کی شرح السنہ سے گذر لیا ہے اور کہا شیخ ابن القیم
نے کتاب الصلوۃ میں حکاہ الطحاوی عن الشافعی نفسہ حکایت کیا اس قول کو
طحاوی نے امام شافعی کی ذات سے اور مختار روایت امام احمد بن حنبل کے مذہب میں یہی
ہے جیسا کہ میزان شعرانی میں گذرا اور یہی قول ہے عمر بن خطاب اور معاذ بن جبل اور
عبدالرحمن بن عوف اور ابوہریرہ اور تمام صحابیوں کا ابو محمد بن حزم اور بعض علماء
کہتے ہیں کہ تارک الصلوۃ حداً قتل کیا جاوے یہ قول ہے امام مالک کا اور امام شافعی کا
ایک روایت صحیحہ میں اور امام احمد کا ایک روایت غیر مختار میں۔

اور مذہب سفیان ثوری اور مالک اور ظاہر مذہب شافعی اور احمد کا یہ ہے کہ جو شخص ترک کرے ایک نماز عمداً قتل کیا جاوے اور دلیل اونکی ہے حدیث من ترک صلوٰۃ مکتوبۃ متعمداً فقد برئت منہ ذمۃ اللہ رواہ احمد و ابو داؤد عن معاذ مرفوعاً ترجمہ جسنے ترک کی ایک نماز جانکر پس تحقیق بری ہوا اس سے ذمہ اللہ کا۔ اور ایک روایت امام احمد سے یہ ہے کہ قتل کیا جاوے جب ترک کرے تین نمازیں اور تنگ ہو جاوے وقت چوتھی کا اور یہ قول مختار ہے نزدیک اصطخری شافعی کے اور وجہ اس قول کی یہ ہے کہ سبب قتل کا اصرار کرنا ہے ترک صلوٰۃ پر اور اصرار ثابت پایا جاتا ہے جب تکرار ترک کر یا وجود بلایا جانے کے طرف نماز کے اور ایک دو نماز میں تو احتمال تکاسل اور غفلت باقی ہے اور بعض علما کہتے ہیں کہ اگر نماز ایسی ہے کہ دوسری کے ساتھ جمع ہو سکتی ہے جیسا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا تو قتل نہ کیا جاوے یہانتک کہ دوسری نماز کا وقت گذر جاوے اسلیے کہ شبہ جمع کا بہی رفع ہو جاوے جو نماز پہلی میں باقی تہا اور یہ قول ہے ابو اسحق حنبلی کا اور نقل کیا ہے ابو اسحق نے عبد اللہ بن مبارک یا وکیع بن جراح سے شک پر اور امام احمد کا ایک روایت میں۔

فصل دوم بیان دلائل آن طائفہ علما کہ بعدم قتل تارک الصلوٰۃ رفتہ اند

اور دوسرا طائفہ اسطرف گئے ہیں کہ تارک الصلوٰۃ قتل نہ کیا جاوے بلکہ قید کیا جاوے یہانتک کہ توبہ کرے یا مر جاوے اور وہ ہیں محمد بن شہاب زہری اور سعید بن مسیب اور عمر بن عبد العزیز اور ابو حنیفہ اور مزنی وغیرہ اور دلائل انکے یہ ہیں۔

حدیث اول عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فاذا قالوھا عصموا منی دمائہم

واموالهم الا بحقها رواه البخاری ومسلم والترمذی ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا گیا ہوں میں یہ کہ لڑون مین لوگون سے یہانتک کہ گواہی دین یہ کہ کوئی بندگی کے لائق نہین سوائے اللہ کے پس جسوقت کہا اونہون نے یہہ بچاے اونہون نے مجھسے خون اپنے اور مال اپنے **فائدہ** یہ حدیث عدم قتل تارک الصلوۃ کے لیے حجت نہین ہو سکتی کیونکہ خود راوی حدیث ابی ہریرہ سے یہ حدیث مقید بہ تصدیق رسول اور اقامۃ الصلوۃ وغیرہ عنقریب گذر چکی ہے اور اگر مقید نہ کیجاوے تب بھی تارک الصلوۃ کے لیے حجت نہین اسلیے کہ نماز اعظم حقوق اسلام سے ہے پس جب قتل کرنا تارک الصلوۃ کا استثنا الا بحقها مین داخل ہوا تو قتل کرنا اسکا ناحق نہ ہوگا۔

حدیث دوم عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یحل دم امرأ مسلم یشهد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلث الثیب الزانی والنفس بالنفس والتارك لدینه المفارق للجماعة رواه البخاری ومسلم ترجمہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین روا خون شخص مسلمان جو گواہی دیتا ہو یہ کہ کوئی بندگی کے لائق نہین سوائے اللہ کے اور تحقیق مین رسول ہون اللہ کا مگر بسبب ایک کے تین چیزون سے ایک زنا کہ سنگسار کیا جائے زانی بیاہا ہوا اور دوسرا قتل کہ مارا جاوے نفس بدلے نفس کے اور تیسرا چھوڑنے والا دین اپنے کو جدا ہونے والا جماعت سے **فائدہ** یہ حدیث عدم قتل تارک الصلوۃ کے لیے حجت نہین ہو سکتی بلکہ اقوی دلائل سے واسطے قتل کرنے تارک الصلوۃ کے اسلیے کہ چھوڑنے والا دین کا ہے بسبب ترک کرنے نماز کے جو عمود الاسلام اور رکن اعظم دین کا ہے انتہے ما فی کتاب الصلوۃ لابن قیم رحمہ اللہ

ترہیب مذمت سارق الصلوٰۃ مین اور اسکی نماز مقبول نہین

عن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوء الناس سرقۃ الذی

يسرق من صلوته قالوا يا رسول الله وكيف يسرق من صلوته قال لا يتم ركوعها و

لا سجودها وخشوعها رواه احمد ورواه ابو يعلى وابو داؤد طيالسي عن ابي سعيد

مرفوعا قال العزيزي اسناده صحيح ورواه الطبراني نحوه ترجمه فرمايا پيغمبر صلے الله عليه وسلم

نے كه سب سے برا لوگوں كا چوري ميں وه شخص ہے جو چوري كرتا ہے اپني نماز سے صحابوں نے كہا

يا رسول الله كسطرح چوري كرتا ہے اپني نماز سے فرمايا نہيں پورا كرتا ركوع اسكا اور نه سجود اور خشوع

اسكا فائده اس حديث سے معلوم ہوا كه پورا نه كرنا ركوع اور سجود اور خشوع كا نماز ميں جيسا كه اس زمانه

ميں مروج اور معمول ہے گناه كبيره ہے

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى الصلوات

لوقتها واسبغ لها وضوءها واتم لها قيامها وخشوعها وركوعها وسجودها

خرجت وهي بيضاء مسفرة تقول حفظك الله كما حفظتني ومن صلى لغير

وقتها ولم يسبغ لها وضوءها ولم يتم لها خشوعها ولا ركوعها ولا سجودها

خرجت وهي سوداء مظلمة تقول ضيعك الله كما ضيعتني حتى اذا كانت

حيث شاء الله لفت كما يلف الثوب الخلق ثم ضرب بها وجهه رواه الطبراني

في الاوسط ورواه ابو داؤد الطيالسي والبيهقي عن عبادة بن الصامت مرفوعا قال

السيوطي صحيح ترجمه فرمايا پيغمبر صلے الله عليه وسلم نے كه جسنے پڑهي نمازيں انكي وقت پر اور

كامل كيا وضو انكا اور پورا كيا قيام انكا اور خشوع انكا اور ركوع انكا اور سجود انكا نكلجاتي

ہے در حاليكه وه سفيد روشن ہے كہتي ہے حفاظت كرے تيري الله تعالے جسطرح حفاظت

كي تو نے ميري اور جسنے پڑهيں نمازيں بے وقت اور نه كامل كيا وضو انكا اور نه پورا كيا

خشوع انكا اور نه ركوع انكا اور نه سجود انكا نكلجاتي ہے در حاليكه وه سياه اندهيري ہے كہتي ہے

ضائع كرے تجهكو الله تعالے جسطرح ضائع كيا تو نے مجهكو تا كه جس وقت ہوتي ہے جہاں چاہے الله تب لپيٹي جاتي ہے

جيسا كه لپيٹا جاتا ہے كپڑا پرانا پهر ماري جاتي ہے وه اسكي موہنه پر فائده اس حديث سے

معلوم ہوا کہ جو شخص فرائض نماز کو کامل اور پورا جیسا چاہیے ادا نہیں کرتا اسکی نماز قبول نہیں ہوتی۔ واللہ اعلم بالصواب الیہ المرجع والمآب

ھذا صحیح والراقم مجیب
(مہر: سید محمد نذیر حسین)

از عاجز نذیر حسین بمطالعہ گرامی مولوی محمد عثمان سلمہ الرحمن
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واضح باد کہ رسالہ مرسلہ بنظر سرسری بعدم فرصتی دیدہ مضامین وعظ و ترغیب و ترہیب
بوجہ احسن ادا نموداید لازم کہ طبع کنانیدہ شود کہ فیض عام نسبت عامہ گردد۔ زیادہ السلام خیر الختام

سوال

مسح جوربین کا کیا حکم ہے جواب الجورب لفافۃ الرجل۔ قاموس لفافہ جامہ
بیرونی کہ بر پا جز آن پیچید صراح الجورب لفافۃ الرجل قاموس گانہ تفسیر
جورب پاتابہ ہے پاؤں کا قاموس گویا یہ تفسیر ہے
باعتبار اللغۃ لکن العرف خص اللفافۃ بما لیس بمخیط والجورب بالمخیط
باعتبار لغت کے لکن عرف نے خاص کر دیا پاتابہ کو ساتھ اسکے جو سلا ہوا نہ ہو اور جورب ساتھ سلے ہوئے
ونحوہ الذی یلبس کما یلبس الخف شرح منیۃ وخرج عنہ ما کان من
اور مانند اسکے وہ جو پہنا جاوے جسطرح پہنا جاتا ہے موزہ شرح منیہ اور خارج ہوئی اس سے جو ہووے
کرباس بالکسر وھو الثوب من القطن الابیض ویلحق بہ بالکسرۃ
کرباس کی اور وہ کپڑا ہے روئی سفید کا اور لاحق ہوتی ہے ساتھ اسکے
کل ما کان من نوع الخیط کالکتان والابریسم ونحوھما وتوقف
وہ چیز کہ ہو انواع تاگے سے مثل السی اور ریشم اور مانند ان دونوں کے اور توقف کیا
الشیخ فی وجہ عدم جواز المسح علیہ اذا وجد فیہ الشروط الاربعۃ
ابو حنیفہ رح نے جو وجہ ناجائز ہونے مسح کے اسپر جو وقت پائے جاویں اسمیں چار شرطیں
التی ذکرھا الشارح واقول الظاھر انہ اذا وجد فیہ الشروط
جو ذکر کی ہیں شارح نے اور میں کہتا ہوں کہ تحقیق جو وقت پائی جاویں اسمیں شرطیں

يجوز وانهم اخرجوه بعدم تاتي الشروط فيه غالبا يدل عليه

مسح جائز ہے اور تحقیق فقہا نے نکالا اسکو واسطے نہ حاصل ہونے شرطونکے اسمین غالبا دلالت کرتا ہے اسپر

ما في المستصفى حيث علل عدم جواز المسح على الجورب من كرباس بانه لا يمكن

کہ مستصفی مین ہے جب سبب ناجائز ہونے مسح کا جورب کرباس پر یہ بیان کیا کہ

تتابع المشي عليه فانه يفيد انه لو امكن جاز ويدل عليه ايضا

پے درپے چلنا ممکن نہ ہو بس تحقیق اس سے حاصل ہوا کہ اگر ممکن ہو تو جائز ہے اور نیز دلالت کرتا ہے اوسپر

ما في ط عن الخانية ان كل ما كان في معنى الخف في ادمان

وہ کہ طحطاوی نے خانیہ سے نقل کیا ہے کہ تحقیق جو جورب ہو معنے موزہ مین ہمیشہ

المشي عليه وقطع السفر به ولو من لبد رومي يجوز المسح عليه

چلنے مین اوسپر اور سفر قطع کرنے مین ساتھ اوسکے اگرچہ نمدہ رومی سے ہو مسح اسپر جائز ہے

انتهى ما في الشامي والثخين ان يقوم على الساق من غير شد

شامی اور ثخین وہ کہ کھڑی رہے پنڈلی پر بغیر باندھنے کے

ولا يسقط ولا يشف ثم المسح على الجورب اذا كان منعلا

اور نہ گرے اور نہ شفاف ہو پھر مسح جورب پر جسوقت منعل ہو

جائز اتفاقا وان لم يكن منعلا او كان رقيقا غير جائز اتفاقا وان

اتفاقا جائز ہے اور اگر منعل نہ ہو رقیق ہو اتفاقا جائز نہیں اور اگر

كان ثخينا فهو غير جائز عند ابي حنيفة وقالا يجوز لما رواه

ثخین ہو بس جائز نہیں مسح نزدیک ابوحنیفہ کے اور کہا صاحبین نے کہ جائز ہے اسلیے کہ روایت کیا

الترمذي عن المغيرة بن شعبة قال توضأ النبي صلى الله عليه وسلم

ترمذی نے مغیرہ بن شعبہ سے کہا کہ وضو کیا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے

ومسح على الجوربين والنعلين وقال حديث حسن صحيح ورواه ابن حبان

اور مسح کیا جوربین پر اور نعلین پر اور کہا کہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو ابن حبان نے

بالائے شتالنگ لفوست زیراکہ فرضیت غسل پا بران موضع راہ نیست پس در حد ساتر موضع فرض
گفتیم تا بر تمام کو اعضا ساتر ساق دلالت کند وجوربا از جامہ و نبات و مانند آن مے باشد
و تفتیح آن جسمیت کہ نفوذ آب را منع نہ کند پس احتراز کردیم ازان و جرموق خفی کہ بالائے خف
پوشند پس ازان نیز احتراز کردیم و چون در افراد اخفاے کہ درمیان مسلمین شائع بود دست
چہ سلف و چہ خلف نظر کردیم امکان مشی دران صفت لازم یافتیم و چون امکان مشی متفاوت
ست بحسب لطافت خف و کثافت آن چنانکہ نعال مے بینیم کہ در نعل ستر نیست طاقت مشی
بست کروہ می کرد و کہ اہل بدو سیر و ند کجا پس قدر یکہ اہل فاہمیت ازان سنقاک نیستند
اخذ کردیم پس این حد مترتب شد و خفی کہ از حد ساتر ندو شکل او را اگرچہ کثیف گرفتہ باشند
حکم خف دارد انتہےٰ ما فے المصفی وغیرہ واللہ اعلم بالصواب فاعتبروا یا اولی
الالباب

سید محمد نذیر حسین ۱۲۸۱

شریف حسین سید شریف

خادم شریعت رسول الثقلین محمد تلطف حسین

نعم المولى ونعم النصير ۱۲۹۲

عبد الحمید محمد

سید احمد حسن

یہ جواب صحیح ہے کیونکہ مسح جوربین کوئی حدیث صحیح ثابت نہیں اور نہ صحابہ سے صحت
کو پہنچا ہے البتہ مسح جوربین منعلین پر حدیث مغیرہ بن شعبہ کی دلالت کرتی ہے قال
توضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومسح علی الجوربین والنعلین رواہ
احمد والترمذی وقال حسن صحیح وابوداؤد وضعفہ وابن ماجۃ ترجمہ

کہا مغیرہ نے کہ وضو کیا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مسح کیا جوربین پر ساتھ نعلین کے

قال الشیخ معنی الحدیث ان یکون قد لبس النعلین فوق الجوربین

کما قاله الخطابی وقال لم یقتصر علے مسحهما بل ضم الیهما

مسح النعلین فلا یخفی علی من یدعی جواز الاقتصار علے مسحهما

الا الدلیل ترجمہ کہا شیخ دہلوی نے معنے حدیث کے یہ ہین کہ تحقیق پہنے ہون نعلین اوپر

جوربین پر جیسا کہ کہا خطابی نے اور کہا کہ نہین اقتصار کیا حضرت نے مسح جوربین

پر بلکہ اونکے ساتھ مسح نعلین کا ملایا پس جو شخص دعوے کرتا ہے جواز اقتصار مسح کا جوربین

پر سوا سپر دلیل ہے یعنے دلیل مثبت اس مدعے کی بیان کرے اور اگر کہا جاوے کہ

حضرت نے مسح جوربین اور نعلین کا علیحدہ علیحدہ کیا ہوگا تو اس احتمال کو خود سیاق حدیث

رد کرتا ہے اسلیے کہ ایک وضو مین مسح جوربین اور نعلین کا جدا جدا متصور نہین اور یہ

استدلال بھی بعد تسلیم کرنے تصحیح ترمذی کے ہے ورنہ اکثر سلف سے ضعف اس حدیث

کا منقول ہے۔

قال ابن همام هذا ان اصح کما قال الترمذی والاخف نقل تضعیفه

عن الامام احمد وابن مهدی ومسلم قال النووی کل منهم لو انفرد

قدم علے الترمذی مع ان الجرح مقدم علے التعدیل ترجمہ

کہا امام ابن ہمام نے یہ ٹھیک ہے اگر حدیث صحیح ہو جیسا کہ ترمذی نے کہا ورنہ اسکا

ضعف امام احمد اور ابن مہدی اور مسلم سے منقول ہے کہا نووی نے اگر ہر ایک

ان مین سے منفرد ہو تو ترمذی پر مقدم ہے باوجود اسکے کہ جرح مقدم ہے تعدیل

پر اور اکثر علماء سلف وخلف نے مسح جورب ثخین پر جو کل اوصاف مین مشابہ موزہ کے

ہو موزہ پر قیاس کرکے جائز کہا ہے جیسا کہ ترمذی نے سفیان ثوری اور عبد اللہ بن

مبارک اور شافعی اور احمد و اسحاق سے نقل کیا ہے قالوا یمسح علی الجوربین وان

ایکونا تقدیر اذا کان ثخینین ترجمہ کہا انہوں نے کہ مسح کیا جاوے جوربین
پر اگرچہ پاپوشین نہ ہون جب ہون وہ ثخینین اسیواسطے فقہا نے تعریف ثخین کی ایسی کی
ہے جسسے مشابہت اسکی ساتھہ موزہ کے مفہوم ہو یعنے قطع مسافت اور مشی یعنے
چلنا اوسمین ممکن ہو اور اس سے پانی نہ ٹپکے اور شفاف نہ ہو اور بغیر باندہنے کے
پنڈلی کے ساتھہ کہڑی رہے پس ایسی جورب پر بطریق قیاس فقہی مسح جائز ہوا نہ جورب
رقیق پر جیسا البتہ ورخالصہ کے اور منیہ وغیرہ واللہ اعلم بالصواب

تمام شد رسالہ حکم النبی بالمقرر الاصلی

خادم الرحمان عبدہ محمد عثمان

ابیات مفیدہ در فضائل نماز حسب ارشاد خادم اہل السنہ فقیر اللہ تاجر کتب لاہور

ای عزیزو ہر طرح سے فرض ہے تیہر نماز
ہے یہ واجب مسجد رو مسجد مین ہو پڑہ کر نماز

جان کو دل کو ہمیشہ کہتی ہے خوشتر نماز
جامے کو رکہتی ہے پاک اور جسم کو اطہر نماز

مرد و عورت لڑکی لڑکا خادم اور لونڈی غلام
چاہیے پڑہتے رہین چہوٹے بڑے گہر گہر نماز

بہر مقبولی خالق بہر محبوبی خلق
دو نو عالم مین ہو گی ہر کام سے بہتر نماز

اٹھہ اذان فجر سے پہلے کہ ہو تفریح دل
کر طہارت اور وضو پہر پڑہ اذان کہہ کر نماز

فجر و ظہر و عصر و مغرب اور عشا کی رات دن
پنجگانہ پڑہ جماعت سے ہمیشہ ہر نماز

اور سب اعمال نیک و بد کی پرسش پیچھے ہو
پوچہین گے پہلے ملک ہنگامہ محشر نماز

سب فرشتون کو بہی پیارا ہے نمازی آدمی
زینت اسلام اہل دین کا ہے زیور نماز

باغ جنت قصر جنت حور جنت یک طرف
حشر کے دن ہو گی خالق کی طرف رہبر نماز

بارگاہ حق تعالے مین ہے وقت حاضری
رکہہ امید و بیم دل سے اور ادا تو کر نماز

لوگ تو سو سو طرح سے کرتے ہین زہد و ریاض
کیا کمال اسمین ہوا تو نے گذاری گر نماز

ہے بہت تاکید قرآن مین نہین ہوگی معاف
شادی و غم مین کسی حالت مین مومن پر نماز

تندرستی یا ہو بیماری وطن ہو یا سفر
گر نہ ممکن ہو اگر نا پڑہ سواری پر نماز

یا نہ ہو پانی میسر یا کہ ہے پانی ضرر
پڑہ تیمم سے برابر ہو گی تو بے ڈر نماز

جسکو بیماری سے اٹھنا بیٹھنا دشوار ہو
تو اشارے سے پڑہے وہ صاحب بستر نماز

ترک اسکو جو کرے کیا جانئے کیا ہو اسکا حال

جو قضا باقی ہے اُسکا یون ادا کرنا ہے سہل
ہین وہی مقبول درگاہ خدائے دو جہان
دیکھو شاہ کربلا کو قتل کے میدان مین بھی
جب اذان جمعے کی سن لے جانب مسجد تو آ
وقت ہو جائے نہ تنگ اے دل تو سستی دور کر
ایسی بے ترکیب مت پڑہنا خدا کے واسطے
حال پر افسوس اُن لوگون کے جو پڑہتے نہین
حق تو یہ ہے بے نمازی بہاگتے کوسون تلک
ہو کے مومن جو ادا کرتا نہین اس فرض کو
دست و پا بینی و پیشانی نہ کچھ گہس جائینگے
منحصر کچھ انس و جن حور و ملائک پر نہین
طوطا مینا شیر آہو مچھلی مرغابی سدا
جملہ حشرات و نباتات و بہایم اور جبال
ایک رکعت پڑہنے سے ہو ایک ہی رکعت کا اجر
پاس کی مسجد مین پچیس کا پاوے ثواب
ایک رکعت کی ادا سے ہو ثواب نصف لاکھ
ایک کے بدلے ملے گا لاکھ کا اسکو ثواب
لاکھ کا چوتھائی حصہ اسکو ہاتھ آئے ضرور
بے نمازی سے کوئی پوچھے کہ پیرو کس کے ہو
پیشواؤن کے طریقے پر ہی چلنا چاہیے
پڑہتی تہین بی بی فاطمہ پڑہتے حسن پڑہتے حسین
پڑہتے تہے محبوب سبحانی و خواجہ جی مدام
ان اماموں کے اگر قدمون پہ رکہو گے قدم
جو نمازی ہین بتر سے مقبول لکھے صدقے

ہو مہذب جس سے ہو جائے قضا بہی گر نماز
پڑہ لے بعد ایک ایک کی ہر وقت پچہلی ہر نماز
جو ادا کرتے ہین شوق و ذوق سے اکثر نماز
سامنے ہے موت کے بیٹھے نہ چھوڑی پر نماز
سنتین پڑہ خطبہ سن پہر پڑہ جہکا کر سر نماز
چاہیے ہر ساعت مسنون کے اوپر نماز
روز محشر جو الٹ دین تیرے منہ پر نماز
کیا کسی سے کچھ طلب کرتی ہے مال و زر نماز
کوئی پیسا دینا پڑتا گر انہین پڑہ کر نماز
ہو بہلا اُسکے جنازے کی روا کیونکر نماز
گر پڑہے گا حسب حکم حضرت داور نماز
خلق ساری بے نمازی جان کر بہتر نماز
پڑہتے ہین کل ساکنان کوہ و بحر و بر نماز
صبح سے دن بہر پڑہنا اور شام سے شب بہر نماز
گر کوئی دوکان مین پڑہ لیگا یا پڑہ لیگا گہر نماز
پا پانچ سو کا مسجد جامع مین پڑہ لے گر نماز
مسجد نبوی مین جو کوئی پڑہے جا کر نماز
جو نمازی جا کے پڑہ لے کعبے کے اندر نماز
جو پڑہے بیت المقدس مین کہڑا ہو کر نماز
پیشوا ان جتنے تہے پڑہتے تہے افزون تر نماز
پڑہتے آئے ہین ہمیشہ سے پیغمبر نماز
پڑہتے تہے صدیق و فاروق و غنی حیدر نماز
شاہ مدار و سید سالار پڑہتے تہے نماز
ہو گی شافع حشر مین دکھلائیگی جوہر نماز
کر تو عطے کی قبول اے خالق اکبر نماز

فہرست مضامین رسالہ محاکمۃ النبی بکفر من لا یصلی

صفحہ	مضمون
۲	مقدمہ اقسام کفر میں
۳	کفر العباد ایمان سے خارج نہیں کرتا
۴	کفر بالشد قسم ہے ایک کفر جحود وعناد
	جو ایمان سے خارج کردیتا ہے اور دوسرا
	کفر عملی اور اسکی کئی شاخیں ہیں
۶	جسطرح ایمان کی کئی شاخیں ہیں
۶	کفر عملی کی بعض شاخیں جو انسان کو ایمان سے خارج
	کردیتی ہیں
۷	کفر عملی کی بعض شاخیں جو ایمان سے خارج نہیں
	بلکہ وہ کفر دون کفر میں داخل ہیں
"	کفر دون کفر یعنے کمتر درجہ کے کفر کی شاخیں
۱۰	ترک صلوۃ کفر کی ان شاخوں سے ہے جو ایمان سے
	خارج کردیتی ہیں اسلیے کہ قرین الشہادتین ہے
"	دلیل دوسری اس پر اتفاق صحابہ کا ہے
"	دلیل تیسری اصرار کرنا ترک صلوۃ پر دلیل
	صریح ہے عدم تصدیق پر جیسا کہ سورج
	وغیرہ کو سجدہ کرنا۔
۱۱	وہ علماء جو تارک الصلوۃ کو کافر
	کہتے ہیں۔
"	وہ علما جو تارک الصلوۃ کو کافر نہیں کہتے
۱۲	باب اول در بیان دلائل طائفہ اولے
"	فصل اول در ذکر آیات کہ تارک الصلوۃ

صفحہ	مضمون
	کے کفر پر دال ہیں۔
۱۴	فصل دوم ذکر احادیث میں جو تارک الصلوۃ
	کے کفر پر حجت ہیں۔
"	پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کو درمیان کفر
	اور مسلمان کے فارق ٹھیرایا ہے
۱۵	بے نماز قیامت کے روز ساتھ قارون
	اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے
	ہوگا اور اسمیں ایک نکتہ عجیبہ کا بیان
۱۷	نماز ستون اسلام ہے اور کنجی بہشت
	کی ہے اور اسلام کا سر ہے۔
۲۰	قبول ہونا عملوں کا نماز پر موقوف
	ہے پس تارک الصلوۃ کا کوئی عمل قبول
	نہیں۔
۲۲	اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا اسلام کو بغیر
	نماز کے۔
"	بے نماز کے تمام عمل باطل ہیں۔
۲۳	تاویل ان احادیث کی طائفہ ثانیہ کیطرف سے
۲۴	فصل سوم ذکر اقوال صحابہ تارک الصلوۃ کے کفر پر
۲۵	اجماع صحابہ تارک الصلوۃ کے کفر پر
۲۷	فصل چہارم اقوال اتباع علماء تارک
	الصلوۃ کے کفر پر۔
۲۹	مطلقاً تارک الصلوۃ کا بعض علماء کے نزدیک

صفحہ	مضمون
۳۱	فصل پنجم بے نماز کا جنازہ نہ پڑھنا چاہیے
	اور اسے سلام اور جواب سلام ترک کرنا چاہیے
۳۲	احادیث جو نیک اور فاجر کی جنازہ کے باب میں
	وارد ہیں تمام ضعیف ہیں۔
۳۵	باب دوم در بیان دلائل طائفہ ثانیہ
"	فصل اول ذکر ان آیات کا جو تارک الصلوۃ
	کے عدم کفر پر دال ہیں۔
۳۶	فصل دوم ذکر احادیث جو تارک الصلوۃ کے
	عدم کفر پر دلالت کرتی ہیں اور جواب انکا
۵۸	جواب مجمل ان احادیث کا طائفہ اولی کیطرف سے
"	خاتمہ اختلاف علما کا قتل بے نماز میں
"	فصل اول ذکر ان علما کا جو تارک الصلوۃ
	کے قتل کرنے پر فتوے دیتے ہیں۔
۴۱	ذکر ان علماء کا جو واسطے مرتد ہونے تارک
	الصلوۃ کے قتل فتوی دیتے ہیں۔
"	ذکر ان علما کا جو کہتے ہیں تارک الصلوۃ
	از روئے حد کے قتل کیا جاوے
۴۲	فصل دوم ذکر ان علما کا جو کہتے ہیں کہ
	تارک الصلوۃ قتل نہ کیا جاوے بلکہ قید کیا جاوے
"	ذکر احادیث جو تارک الصلوۃ کے عدم
	قتل پر دال ہیں اور جواب انکو
	مذہب سارق الصلوۃ

کتاب ایک محفوظ ہے